عبادالرحمٰن
از نور عارف
www.novelsclubb.com

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عباد الرحمٰن

از نور عارف

قسط نمبر 2

باب نمبر 2

بہت سے غیروں میں ایک اپنا

www.novelsclubb.com

اس کشادہ ہسپتال کے سائیکالوجی ڈپارٹمنٹ کے کاریڈور سے ہوتے ہوئے بائیں جانب مڑو تو تیسرے کمرے کے دروازے پر سنہرے رنگ کی نام پلیٹ پر لکھے گئے 'سائیکالوجیکل کانسلر زرش فاطمہ' کے سیاہ الفاظ چمک رہے تھے۔ دروازہ دھکیل کر اندر کی جانب آؤ تو وہ مصروف سے انداز میں بیٹھی اپنے ورک ٹیبل پہ لیپ ٹاپ کے سامنے تیز

رفتار سے کچھ ٹائپ کر رہی تھی۔ورک ٹیبل پر لیپ ٹاپ کے دائیں جانب بھاپ اڑاتا کافی کا مگ موجود تھا۔دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی۔اس نے بے دھیانی سے 'یس' کہا۔دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اپنے ہاتھوں کو روک کر اس نے سر اٹھایا۔

سامنے چوکھٹ پر ڈاکٹر شاہد کھڑے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔زرش نے گہرا سانس لیا۔

"کیسی ہیں ڈاکٹر صاحبہ ؟امید ہے ایمان اور صحت کی بہترین حالت میں ہوں گی اور آج تو آپ خاصی فریش بھی لگ رہی ہیں ماشاءاللہ "مقابل پڑی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے انہوں نے لفظ 'ماشااللہ' پر زور دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

سفید بالوں کو تیل سے چوپڑ کر انہیں سلیقے سے پیچھے کی جانب جمائے ہوئے،ناک پر نظر کا چشمہ ٹکائے،بالوں کی ہم رنگ شرٹ سیاہ پینٹ کورٹ کے ساتھ پھنسائے ہوئے وہ یقیناً کوئی عزم لے کر آئے تھے۔

"ڈاکٹر شاہد !میرے پاس آپ کے کسی بھی کلائنٹ کو دیکھنے کا وقت نہیں ہے۔" نظریں دوبارہ لیپ ٹاپ پر جماتے ہوئے وہ دوٹوک انداز میں بولی تھی۔ڈاکٹر شاہد کا منہ کھل گیا۔

"ڈاکٹر زرش آپ ہمیشہ مجھے غلط سمجھتی ہیں، کیا ضروری ہے کہ میں آپ کے آفس صرف کام دینے ہی آؤں؟ ویسے نہیں آسکتا کافی پینے؟" اسکی کافی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ بے یقینی سے بولے تھے۔ زرش نے سر جھٹکا۔

"کام دینے نہیں آئے تو ضرور کام لینے آئے ہوں گے۔ دیٹس گڈ! میں آل ریڈی بہت تھک چکی ہوں، آپ میری تھوڑی مدد کروا دیں۔" بریفلی رپورٹ لکھ کر اسے سیو کرتے ہوئے اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کر کے مسکراتی نظروں سے ڈاکٹر شاہد کو دیکھا جنکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر زرش! مجھے آپ سے سیریس بات کرنی ہے۔ آپ کو پتہ ہے ہمارے ڈپارٹمنٹ میں، بلکہ نہیں پورے ہسپتال میں آپ کے بارے میں کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" زرش نے افسوس سے ڈاکٹر شاہد کی جانب دیکھا جو اسے الجھانے کے لیے عجیب لیکن پرانا سو دفعہ آزمایا طریقہ استعمال کرنے جا رہے تھے۔

"کیا واقعی میرے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں ڈاکٹر شاہد؟" زرش نے مصنوعی حیرت سے سوال کیا تھا۔ اسکی حیرت پر ڈاکٹر شاہد کی آنکھیں چمکی تھیں۔

"ہاں ہاں بالکل! پورے ہسپتال میں سب کی زبانوں پر بس ایک ہی نام ہے، ڈاکٹر شاہد کی قابل اور ذہین سٹوڈنٹ زرش فاطمہ۔ سب کہتے ہیں ڈاکٹر زرش اپنے محترم استاد ڈاکٹر شاہد کی وجہ سے ہی آج اتنی کامیاب ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو آج ڈاکٹر زرش کسی چھوٹے سے کلینک میں بیٹھی ہوتیں نہ کہ اتنے بڑے سرکاری ہسپتال میں۔"

"تو ڈاکٹر شاہد آپ نے کچھ نہیں کہا اپنی قابل سٹوڈنٹ کی قابلیت کے حق میں؟" زرش کا انداز تجسس بھرا تھا۔

"کہا! کیوں نہیں کہا۔ میں نے کہہ دیا کہ خبردار کسی نے میری سٹوڈنٹ کی قابلیت پر شک کیا۔ آج وہ یہاں اس مقام پر اپنی وجہ سے ہے، بے شک میرا بھی ہاتھ ہے لیکن محنت اسکی اپنی ہے۔ لیکن پھر بھی سب کا کہنا یہی ہے کہ نہیں ڈاکٹر شاہد یہ آپکی محنت ہی ہے ورنہ ڈاکٹر زرش میں تو کوئی خاص بات نہیں۔" زرش نے اپنی ابھرتی مسکراہٹ کو دبایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو آپ کو انہیں بتانا چاہیے تھا نا کہ ایسا کچھ نہیں ہے میں تو وہ استاد تھا جو پورا سمیسٹر کلاس میں ہی نہیں آتا تھا اگر آ بھی جاتا تو سٹوڈنٹس سے ہی پریزنٹیشنز لیتا تھا، کچھ پڑھاتا نہیں تھا۔" زرش کی بات پر ڈاکٹر شاہد ہنس دیے۔

"نہیں کلاس میں تو خیر آتا ہی تھا بس کبھی کبھی کلاس مس ہو جاتی تھی۔اب آپ کو تو پتہ ہے کہ ایک سائیکالوجسٹ کا نسلر کی روٹین کتنی مشکل ہوتی ہے ایسے میں وقت نکالنا بھی مشکل ہوتا ہے۔"

"جی جی بالکل!"

ہاں یہ بالکل ٹھیک کہا کہ پریز نٹیشنز لیتا تھا اسی کی وجہ سے ہی تو میرے تمام طالب علم بہت کانفیڈینٹ ہیں اور ملک کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں جاب کر رہے ہیں۔"زرش مسکرا دی وہ جانتی تھی کہ ہر بات کو اپنی مرضی کی شکل دینے میں ڈاکٹر شاہد ماہر تھے۔

"اچھا بیٹے بس ایک چھوٹا سا بس زرا سا ہی کام تھا۔"

"فائنلی آپ اصل بات پر آ ہی گئے۔"زرش کے کہنے پر ڈاکٹر شاہد مصنوعی سا ہنس دیے۔

"ہاں بس ایک بچہ ہے، جاننے والا ہے۔معمولی سا ڈپریشن کا کیس ہے۔آپ کے تو بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر شاہد میں آلریڈی کہہ چکی ہوں کہ میں اب آپکا کوئی کیس نہیں دیکھوں گی اور فری میں تو بالکل بھی نہیں۔پہلے بھی آپ کے کیسسز کی وجہ سے میری روٹین بالکل خراب ہو چکی ہے اب مزید نہیں۔" زرش کا لہجہ اورا ٹل تھا۔

"ارے فری میں دیکھنے کو کون کہہ رہا ہے۔اسکی فیس کا ففٹی پرسنٹ آپ کو ملے گا نا۔"

"سوری ڈاکٹر میں آدھی فیس پر اپنا آرام ہر گز برباد نہیں کرنے والی۔ایک دن میں میں آلریڈی تین تھیرپیز دیکھ رہی ہوں مجھے وقت پر گھر جانا ہوتا ہے اس لیے اوور ٹائم نہیں دے سکتی۔"

"آپ کو ہسپتال نہیں رکنا پڑے گا، تھیرپی کا سلنگز آن-لائن دینی ہیں کیونکہ کلائنٹ کراچی ہوتا ہے۔"

"کراچی میں کیا سائیکالوجسٹس کا قحط پڑ گیا ہے؟" زرش صبر کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولی تھی۔

"ارے وہ بچہ ڈپٹی کمیشنر ہے کراچی میں، بہت مصروف ہوتا ہے۔میرے بھتیجے نے ہی اسکا کانٹیکٹ مجھ سے کروایا ہے،ڈپریشن بھی معمولی سا ہے،بس ایک دو سی بی ٹی

cognitive behavioral therapy CBT)

)کے سیشنز دینے پڑیں گے۔آپ تو آرام سے ہینڈل کر لو گی۔میں تو خود بہت مصروف ہوتا ہوں ورنہ خود ہینڈل کر لیتا،بس بھتیجے کے کہنے پر انکار نہ کر سکا اور آن-لائن چیزیں مجھے کم ہی سمجھ آتی ہیں۔"زرش الجھے انداز میں انہیں دیکھ رہی تھی۔

"کراچی میں ڈپٹی کمشنر ہے؟کیا نام ہے اسکا؟"زرش کے دماغ میں گھنٹی بجی تھی۔

"عادل نام ہے۔"

"اوہ!عادل!ٹھیک ہے آپ اتنا انسسٹ کر رہے ہیں تو میں مان جاتی ہوں لیکن فیس ہنڈرڈ پرسنٹ میری ہو گی۔اور ہاسپٹل ریکارڈ میں وہ میرا پیشنٹ شمار ہو گا۔"زرش کی آدھی بات نے جہاں انہیں خوشی دی اگلی بات نے تمام خوشی اڑن چھو کر دی۔

"ٹھیک ہے فیس آپ رکھ لیں لیکن ریکارڈ میں اسے میرا پیشنٹ رہنے دیں۔"زرش نے مسکرا کر گردن نفی میں ہلائی۔

"سوری ڈاکٹر شاہد میرا ایمان مجھے کسی بھی قسم کی دو نمبری کی اجازت نہیں دیتا، پہلے ہی آپ کو استاد سمجھتے ہوئے میں یہ غلطی کر چکی ہوں مزید نہیں۔"

"اس میں دو نمبری کیا ہے؟ اور ویسے بھی اگر میں فیس اور نام دونوں آپ کو دے دوں تو مجھے کیا فایدہ ہو گا؟" "آپ نے جو بھتیجے کو زبان دی ہے اسکی لاج رہ جائے گی۔" زرش کی بات پر انہوں نے گھور کر زرش کو دیکھا تھا۔

"ڈاکٹر زرش یہ آپ اچھا نہیں کر رہیں، اپنے بوڑھے سفید بالوں والے استاد کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے؟" ڈاکٹر شاہد ناراضگی سے بولے تھے۔ زرش نے انکے سفید بالوں کو دیکھا جو تیل کی شدت سے پیلے ہو چکے تھے۔

"آپ میرے استاد ہیں تبھی تو ایسا کر رہی ہوں۔ چاہتی ہوں آپ عمر کے اس حصے میں تو دو نمبریاں چھوڑ دیں۔ ایک تو مجھے آپکی سمجھ نہیں آتی آپ نے کالج میں پڑھانا ضرور ہے لیکن لیکچرز کے لیے جانا نہیں ہے اور اینویں ہی طالب علموں کا مستقبل خطرے میں ڈالنا ہے۔ ہسپتال کے ہر کیس کو اپنے نام لکھوانا ہے لیکن سالوٴ جونیئرز سے کروانا ہے۔ ڈاکٹر

شاہد اتنا کافی ہے یا آپکی اور بھی دو نمبریاں یاد کرواؤں؟"ایک آئی برو اٹھا کر زرش کے سوال کرنے پر ڈاکٹر شاہد ہنس دیے۔

"ایک تو آجکل کے بچوں کی صاف گوئی بھی نا! بغیر سوچے سمجھے بس بول دیتے ہیں۔ بچے! سائیکالوجی پڑھنے والے سٹوڈنٹس کا میچور ہونا ضروری ہوتا ہے۔اگر استاد چوبیس گھنٹے سر پر سوار رہیں گے تو طالبات اپنے اساتذہ پر انحصار کرنا شروع کر دیں گے اور زندگی میں کبھی بڑے فیصلے نہیں لے پائیں گے۔اگر ہم ان کے سروں پر سوار نہیں رہتے تو اس میں انہی کا فایدہ ہے اور جونیئرز کو زیادہ کیسسز اس لیے دیے جاتے ہیں تاکہ انکی پریکٹس ہو اور وہ کامیاب ہوں۔اسکے علاوہ..."

"ڈاکٹر شاہد میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔"زرش کا اٹل انداز دیکھ کر انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے تھرٹی پرسنٹ فیس کا میں لوں گا،کیونکہ آپ تک پیشنٹ میں لایا ہوں۔"ڈاکٹر شاہد کے ناراضگی سے کہنے پر زرش نے اپنی مسکراہٹ روکی۔

"ٹھیک ہے، آپ میرے استاد ہیں اور کلائنٹ مجھ تک آپ لائے ہیں، اتنا تو میں آپ کے لیے کر ہی سکتی ہوں۔" اسے ناراض نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر شاہد کرسی سے اٹھ گئے اور دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

کل کا واقع یاد آنے پر وہ پلٹے تھے۔

"اچھا وہ بچے والے کیس کا کیا بنا؟ جو کل روتا دھوتا آپ کے آفس سے نکل کر کاریڈور میں بھاگ رہا تھا۔ کیا مسئلہ تھا اس بچے کا؟ کیا پروگریس ہے اس کیس کی؟"""کوئی خاص پروگریس نہیں ہے اس کیس کی۔ کلاسٹروفوبیا کا پیشنٹ ہے۔ کانسلنگ کے لیے آفس میں بس کچھ دیر بیٹھا ابھی ابتدائیہ مرحلے کے سوال نامے پر ہی تھے کہ فوبیا کے سیمپٹمز ظاہر ہونے لگ گئے۔ اسے پسینہ آنے لگ گیا اور وہ کانپنا شروع ہو گیا، کمرے میں گھٹن محسوس ہونے کی وجہ سے گھبرا گیا اور باہر کی جانب دوڑ پڑا۔ میرے آفس میں تو آنے کے لیے راضی ہی نہیں ہو رہا تھا پھر ڈاکٹر رخسانہ کے آفس میں کانسلنگ کی۔" زرش کی بات پر انہوں نے آگے بڑھ کر آفس کی کھڑکیاں کھولیں۔

"تو کھڑکیاں کھولا کریں نا۔ ویسے آپ کا آفس بڑا بھی ہے اور لائٹنگ بھی اچھی خاصی ہے پھر گھٹن کیوں ؟"

"نہیں لوکیشن اچھی نہیں ہے اس آفس کی۔ کھڑکیوں سے باہر اتنی لمبی ہسپتال کی دیوار ہے، سورج کی روشنی اندر انہیں پہنچتی۔ عام انسان کے لیے تو الیکٹرکس لائٹس کافی ہیں لیکن کلاسٹر وفوبیا کے پیشنٹ کے لیے نہیں۔ اور ہسپتال کی دیوار کی پچھلی طرف بڑا خالی میدان ہے جہاں کافی کوڑا جمع رہتا ہے جسکی وجہ سے بدبو اور مکھیاں بہت ہیں اسی لیے کھڑکیاں نہیں کھولتی۔" کرسی سے اٹھ کر کھڑکیاں بند کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"تو پھر آفس کی لوکیشن بدلنے کی درخواست سبمٹ کروائی ؟" آفس کو پر سوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر شاہد نے سوال کیا۔

"فل حال نہیں ! پچھلے دنوں اسیسمنٹ کی تیاریوں میں اتنی مصروف تھی کہ وقت ہی نہیں ملا۔ اب فارغ ہو کر کرتی ہوں اس مسئلہ کا بھی کچھ۔ لیکن سرکاری ہسپتال ہے دو ڈھائی مہینے لگا دیں گے۔"

"بس آپ کا یہ مسئلہ میں حل کرواتا ہوں۔ میں سینئیر ڈاکٹر ہوں میری درخواست پر جلدی کام کردیں گے۔" زرش نے چمکتی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔

"واقعی؟ یہ تو زبردست ہو جائے گا۔ چلو کہیں تو آپ میرے بھی کام آئیں گے۔" کرسی پر واپس بیٹھتے ہوئے وہ مسرت سے بولی۔

"اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں فیور کے بدلے فیور لوں گا۔" ڈاکٹر شاہد سنجیدگی سے بولے تھے۔

"دے تو رہی ہوں فیور آپ کے ان-نون رشتے دار کو کانسلنگ دے کر۔" ڈاکٹر شاہد نے اسے گھورا تھا۔

"اچھا نئے آفس کی رینوویشن میں خود کرواؤں گی اور فرنیچر بھی ہسپتال کے فرنیچر سے مختلف میں خود ڈسائڈ کروں گی۔ اس فرنیچر کو دیکھ کر ہی وزٹر کو اپنا آپ مریض محسوس ہونے لگ جاتا ہے۔ کانسلنگ رومز کا فرنیچر کم از کم ہسپتال کے فرنیچر سے مختلف ہونا چاہیے۔" زرش کی فرمائشی فہرست سن کر ڈاکٹر شاہد نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر زرش یہ چونچلے تب تک کے لیے سنبھال لیں جب آپ اپنا پرائیویٹ سینٹر کھولیں گی۔ سرکاری ہسپتال میں آپ بس دعا کریں کہ آپ کو اچھی لوکیشن پر آفس مل جائے جو کہ مشکل ہے۔" ڈاکٹر شاہد کی بات پر زرش کا سارا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"کافی پیئیں گے ؟" کرسی پر بیٹھتے ہوئے زرش نے ٹھنڈے انداز میں سوال کیا۔

"سائیکالوجسٹ زرش! مہمان سے کھانے یا پینے کا تب پوچھتے ہیں جب وہ آتا ہے نہ کہ تب جب وہ جانے والا ہوتا ہے۔ سب کچھ سکھادیا لیکن میں مہمان نوازی اور لحاظ نہ سکھا سکا اپنے طالبات کو۔" آخری بات وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے آفس سے نکل گئے اور زرش ہنس دی۔ وہ اسے سائیکالوجسٹ صرف تب بولتے تھے جب اس سے مایوس ہوتے تھے، دیکھنے والوں کو یہ عجیب لگتا مگر ان دونوں کے لیے وہ معمول تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ سر جھکائے کچن میں برنر کے ساتھ کھڑا چائے بنا رہا تھا جب اسے ٹی وی چلنے کی آواز آئی وہ چونک گیا۔ اس وقت گھر میں اس کے علاوہ صرف مالی اور چوکیدار تھے۔ گھر کا بٹلر چھٹیوں پر تھا۔ اس وقت چوکیدار گیٹ پر جبکہ مالی اپنے کوارٹر میں ہوتا تھا اور وہ کیوں ٹی وی

چلائیں گے؟ یہ سوچتے ہوئے برنر بند کرتا وہ چوکنا سا کچن سے لاؤنج کی طرف آیا جہاں صوفے پر بے فکر سا عادل بیٹھا تھا۔ مستقیم نے اسے گھور کر دیکھا۔ مستقیم کو دیکھ کر اس نے اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کی۔

"میرے لیے بھی ایک کپ چائے۔"

"یہ تمہارا اپنا گھر ہے جو جب دل چاہے منہ اٹھا کر آ جاتے ہو؟" کچن میں واپس جاتا ہوا مستقیم بولا۔

"ایک عدد بھابھی لے آؤ پھر ہم بھی اطلاع دے کر کبھی کبھی آئیں گے۔" مستقیم کے پیچھے ہی کچن میں آتا ہوا وہ بولا۔

"ہم کون؟" کیبنٹس سے کپس نکالتے ہوئے وہ بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہم سے مراد میں اور میری بیوی۔" وہ دانت نکال کر بولا تھا۔

"یہ رات ورات تمہاری بیوی کہاں سے آگئی؟" مستقیم نے آئی برو اٹھا کر سوال کیا۔

"جب تک تمہاری بیوی آنی ہے تب تک دیکھنا میری بیوی کے ساتھ دو تین ٹینے مینے بھی آجائیں گے۔" وہ ہنس کر بولا تو مستقیم نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"بلی کو چھیچھڑوں کے خواب!" سر جھٹک کر وہ بولا تو عادل اسے گھورتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"جلدی لے آؤ چائے، میں نے پیزا بھی آرڈر کیا ہے۔"

اطلاع دیتا وہ کچن سے نکل گیا۔

"ہاں جیسے میں نوکر ہوں نہ تمہارا؟"

اسکے حکمیہ انداز پر وہ بڑا تھا۔

....

"دیکھو میں نے تمہارا سارا مسئلہ ہی ختم کر دیا۔ کہیں ملے گا مجھ جیسا دوست؟" مستقیم بے تاثر چہرہ لیے اسے دیکھ رہا تھا جو پیزا کا سلائیس اٹھاتے ہوئے اس پر بم پھوڑ رہا تھا۔

"کیا بولا تم نے؟ دوبارا بولو؟" ماتھے پر بل ڈال کر مستقیم نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

"کہیں ملے گا مجھ جیسا دوست؟" تھوڑا حیران ہو کر اس نے فقرہ دہرایا۔

"اس سے پہلے۔" مستقیم کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہارا مسئلہ ختم کر دیا؟" عادل سوچ کر بولا۔

"اور میں نے تمہیں ہی ختم کر دینا ہے۔" مستقیم خونخوار نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

"ایسا کیا کر دیا میں نے صرف اتنا ہی کہا ہے کہ تمہارے لیے سائیکالوجسٹ کا انتظام ہو گیا ہے۔اب تمہارے... پاگل پن کا بھی... علاج ہو جائے گا۔" مستقیم کے ماتھے کے بل دیکھتے ہوئے عادل جوش سے بولتا ہوا ہچکچایا تھا۔

"تمہیں میں پاگل دکھتا ہوں؟" مستقیم برھمی سے بولا تو آواز اونچی تھی۔عادل نے تیزی سے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

"کیا؟" مستقیم کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"نہیں! تم پاگل نہیں ہو۔" عادل کا سانس اٹک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شاباش اب جا کر اس سائیکالوجسٹ سے اپنا علاج کروانا۔" اپنے ہاتھوں کو ٹیشو سے پونچھتے ہوئے وہ بولا۔

"مستقیم! پڑھا لکھا گوایا ہے تم نے سچی۔" مستقیم کو اٹھتا دیکھ کر وہ بھی ہاتھ صاف کر کے اٹھ گیا۔

"تمہیں کس نے کہا کہ سائیکالوجسٹ پاگلوں کے لیے ہوتے ہیں؟ پاگلوں کے لیے تو پاگل خانے ہوتے ہیں۔ سائیکالوجسٹ تو اچھے خاصے تندرست نظر آتے دماغی بیمار کے لیے ہوتے ہیں۔ اب دیکھو جسم کی کتنی بیماریاں ہوتی ہیں بالکل ویسے جسم کی طرح دماغ کی بھی سو بیماریاں ہوتی ہیں جن کے لیے سائیکاٹرسٹ اور سائیکالوجسٹ ہوتے ہیں۔ اور بیماری جسم کی ہو یا دماغ کی علاج کے بغیر انسان کو پاگل کر ہی دیتی ہے۔" عادل کی بات پر مستقیم نے کوئی رد عمل نہیں دیا بس لیپ ٹاپ آن کر کے بیٹھ گیا۔

"مستقیم اگر تمہیں وقت کی فکر ہے تو بے فکر ہو جاؤ چچا نے کسی جونیئر سائیکالوجسٹ سے بات کی ہے وہ رات آٹھ بجے کے بعد آن لائن کانسلنگ کے لیے راضی ہے بس فیس تھوڑی سی زیادہ مانگ رہی ہے۔" مستقیم نے عادل کو گھور کر دیکھا۔

"تم نے میری اجازت کے بغیر اپوائنٹمنٹ بھی سیٹ کروادی؟ اور تمہیں کس نے کہا کہ مجھے کانسلنگ کی ضرورت ہے؟ بالکل فٹ ہوں میں سمجھے۔"

"مستقیم ہم پچھلے سات سالوں سے اکٹھے ہیں، تمہیں لگتا ہے اب بھی میں تمہیں سمجھ نہیں پاؤں گا؟ بس کر دے یار! یہ جنہیں تم استھما اٹیک کہتے ہو وہ پینک اٹیکس ہوتے

www.novelsclubb.com

ہیں پتہ ہے مجھے۔ تم کیوں انہیں سیریس نہیں لیتے؟" عادل سنجیدگی سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

"اپنے چچا کو ابھی فون کرو اور کینسل کرواؤ اپوائنٹمنٹ۔" مستقیم کی بات پر عادل نے غصے سے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے کر دیتا ہوں فون، لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ اس فون کے بعد اگلا فون تمہارے ابو بکر بھائی کو جائے گا اور میں انہیں تمہاری پچھلے سات سالوں کی تمام سچویشن حرف با حرف بتادوں گا، جو تم نے ان سے چھپائی ہوئی ہے۔" جیب سے فون نکالتے ہوئے وہ تنبیہی انداز میں بولا۔ مستقیم نے چونک کر اسے دیکھا۔

"عادل تمہیں کیوں سمجھ نہیں آرہا میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تم کیوں مجھے دماغی مریض ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہو؟" عادل نے اسے افسوس سے دیکھا اور اسکے مقابل صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اسے بند کرو اور میری بات سنو۔" لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کرتے ہوئے عادل بولا۔

"اچھا بتاؤ ہماری پہلی ملاقات کہاں اور کیسے ہوئی تھی؟" مستقیم نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

"بتاؤ نا!"

"یونیورسٹی میں ہوئی تھی پہلی ملاقات۔"

"کیسے؟"

"تم میرا وقت ضائع کرنے آئے ہو؟ تمہیں خود تو کوئی کام ہوتا نہیں..."

"بات کا جواب دو۔ کیسے ہوئی تھی ملاقات؟" عادل اسکارو ٹین کا بورنگ لیکچر کاٹتے ہوئے بولا تھا۔

"تم سینئیر لڑکوں کے گروپ سے مار کھا رہے تھے۔" صوفے پر ریلیکس ہو کر بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔ عادل نے برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا یہ کیا منہ پھاڑ کر بول دیا کہ مار کھا رہے تھے؟ بیشک یہ سچ ہے پر وہ یہ بھی تو کہہ سکتا تھا کہ تم لڑکیوں کی مدد کر رہے تھے۔

"خیر کیوں مار کھا رہا تھا؟" عادل نے سوال کی ڈائریکشن کو بدلنا چاہا۔

"تمہاری حرکتیں ہی مار کھانے والی تھیں بلکہ ہیں۔" وہ گہری مسکراہٹ سے 'ہیں' پر زور دیتا بولا تھا۔

"مستقیم جبرائیل! میں سیریئس ہوں۔" وہ سنجیدگی سے منہ بنا کر بولا تو مستقیم ہنس دیا۔

"اچھا... تو ہوا کچھ یوں تھا کہ جس گروپ سے تم نے مار کھائی تھی وہ گروپ ہمارے بیچ کی کچھ لڑکیوں سے بدتمیزی کر رہا تھا اور تم ان لڑکیوں کی نظر میں ہیرو بننے کے لیے انکی مدد کے لیے پہنچ گئے اور خود ہی پٹ گئے تھے۔" وہ مزہ لیتے ہوئے بولا تھا۔

"پھر کیا ہوا تھا؟" عادل نے اسکے شرارتی انداز کو سنجیدگی سے نظرانداز کرتے ہوئے سوال کیا۔ ویسے بھی کیا فرق پڑتا ہے اب ان باتوں سے تب وہ لڑکیوں کی نظر میں اپنے بیچ کا ہیرو بن ہی گیا تھا۔

"پھر میں بھی تمہارے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہو گیا اور ہمارے بیچ کے دو تین اور لڑکے بھی۔ پھر کچھ مار ہم نے کھائی کچھ انکو کھلائی لیکن آخر میں ہم سب کو کچھ دنوں کے لیے یونیورسٹی سے سسپینڈ کر دیا گیا۔" اس بار عادل مسکرایا تھا۔ سسپنڈ والے قصے کو چھوڑو چلو اس نے قبول تو کیا کہ مار کھانے والوں میں وہ بھی شامل تھا۔

"اور پھر میں نے اپنا ٹرانسفر تمہارے ہوسٹل روم میں کروالیا۔اور زبردستی تمہارا دوست بن گیا۔تم دوست نہیں بناتے تھے۔" مستقیم ہنس دیا۔

"مجھے یاد ہے تم کیسے میرے دوست بنے تھے،ہر وقت زبردستی میرے ساتھ گھومتے اور ہر جاننے والے کو بتاتے کہ میں تمہارا واحد بیسٹ فرینڈ ہوں۔اس وقت مجھے تم سے بہت چڑ ہوتی تھی،بہت غصہ آتا تھا تم پر لیکن آہستہ آہستہ مجھے بھی عادت ہو گئ تمہاری۔اور ہم اچھے دوست بن گئے۔"

"پتہ ہے مستقیم میں تمہارا دوست اس لیے نہیں بنا تھا کہ تم نے میری تب مدد کی جب سب کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے بلکہ میں نے تم سے دوستی اس لیے کی تھی کہ تم مجھے بہت کیوریس لگے تھے۔تم کم تو کیا بالکل بھی نہیں بولتے تھے۔ہمارے سیشن میں مجھ سمیت بس ہم دو ہی پاکستانی تھے،مجھے امید تھی کہ تم مجھ سے دوستی کرو گے لیکن تم نے نہیں کی،بلکہ تمہارا کوئی دوست نہیں تھا۔مجھے حیرت تھی کیسے کوئی غیر ملک میں بغیر دوست کے پورا سال گزار سکتا ہے۔پھر تم نے اس لڑائی میں میرا ساتھ دیا جس کی مجھے بالکل امید نہیں تھی۔تب مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ تم وہ نہیں ہو جو ظاہر کرتے ہو۔اسی لیے میں نے ہوسٹل میں اپنے کمرے کے لڑکوں سے لڑائی کر کے وارڈن کے ترلے منتیں

www.novelsclubb.com

کر کے کہ 'وہ میرا ہم وطن ہے میں اس کے ساتھ کمفرٹیبل رہوں گا'، تمہارے کمرے میں ٹرانسفر کرالیا۔ تم شروع شروع میں مجھ سے بات نہیں کرتے تھے، بس میرے ہی سوالوں پر ہوں ہاں کہہ دیتے اور پھر ایک رات تمہاری حالت خراب ہو گئی تھی تمہیں پینک اٹیک ہوا تھا تب میں بہت ڈر گیا تھا لیکن اگلے دن تم نارمل تھے۔"

"ان سب باتوں کا مقصد؟" عادل نے اسکے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی تھی۔

"اور تمہارا یہ استھما بھی پارٹ ٹائم جاب کی سوغات ہے۔ تم جس ہوٹل میں کام کرتے تھے وہیں کے ویئر ہاؤس میں بند ہو گئے تھے تب پوری رات میں تمہیں ڈھونڈتا رہا، اس ہوٹل بھی گیا لیکن تم نہیں ملے اگلے دن ہاسپٹل سے کال آئی، مجھے تب اچھا لگا تھا کہ تم نے ہاسپٹل میں میرا نمبر دیا۔ اس دن کے بعد استھما اور عادل دونوں تمہارے پکے دوست بن گئے۔ لیکن ڈپریشن تمہارا پہلے کا دوست تھا جو کہ مجھے برداشت نہیں، اسی لیے اب یا تو تم مجھے دوست رکھو یا اس ڈپریشن کو۔" عادل خاموش ہوا تو مستقیم نے اسے دیکھا اچھا تو یہ نتیجہ ہے اس لمبی گفتگو کا۔

www.novelsclubb.com

مستقیم نے گہرا سانس لینا چاہتے ہوئے بھی اسے وہ لمحے یاد آئے تھے جب وہ ہوٹل کے وئیر ہاؤس میں بند ہو گیا تھا۔

اندھیرا گہرا ہو رہا تھا لیکن وہ ہوٹل کے کچن میں کاموں میں مصروف تھا آگے ہو کر اس نے برنر چلانا چاہا لیکن اسکی تار ٹوٹی ہوئی ملی کچھ سوچتے ہوئے ایپرن اتار کر وہ کچن سے نکل کر کاریڈور سے ہوتے ہوئے نیچے وئیر ہاؤس کی طرف بڑھ گیا وہاں پر کچن کی نئی اور پرانی اشیاء کا ڈھیر تھا۔ موبائل کی ٹارچ آن کر کے وہ سامان آگے پیچھے کر ہی رہا تھا کہ دروازہ بند ہونے کی آواز آئی وہ حیران ہوتا پلٹا اور سیڑھیاں چڑھ کر آوازیں دیتا دروازے تک گیا لیکن تب تک کاریڈور کی لائٹس آف ہو چکی تھیں۔ اس نے فون نکال کر نمبر ملانا چاہا لیکن وہاں سیگنلز کی ایکسیس نہیں تھی شاید اس لیے کہ وئیر ہاؤس انڈر گراؤنڈ تھا۔ کئی گھنٹے بغیر رکے وہ دروازہ بجاتا رہا لیکن کسی نے نہیں سنا۔ وئیر ہاؤس کا اندھیرا دیکھ کر اس کا دل گھبرانے لگ گیا۔ تب اسکی یاداشت اسے کھینچ کر وقت میں پیچھے لاہور کے سینٹرل جیل کی بند کوٹھڑی میں لے گئی تھی۔ وہاں گزارا ایک ایک لمحہ اس کی یاداشت پر گہرے نقش چھوڑ گیا تھا۔ دروازے پر پشت ٹکا کر وہ وہیں وئیر ہاؤس کے گیٹ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اسے اپنے سینے پر بھاری پن اور بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔ نا جانے کیوں لیکن اسکا دم گھٹ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچن سے نیچے کی طرف آتی پائپ لائن میں سے شاید کوئی پائپ لیک تھا۔ کچھ سوچتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا اسے اس جگہ سے نکلنا تھا ورنہ دم گھٹنے سے اسکی موت واقع ہو سکتی تھی۔ دم گھٹنے اور سینے میں چبھن محسوس ہونے کی وجہ سے اسے شدید کھانسی لگ گئی۔ آس پاس کی دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ اسکی تمام حسیات سن ہو رہی تھیں۔ ایک دم سے جسم میں جان ختم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ زمین بوس ہو گیا۔ کھوتی حسیات میں اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور شاید کوئی اسے آوازیں بھی لگا رہا تھا آہستہ آہستہ ہر منظر غائب ہو گیا۔ اگلے دن جب اسے ہوش آیا وہ ہسپتال میں تھا۔ اسکے ساتھ ہوٹل کا ایک ورکر رکا ہوا تھا۔ اسے اسکے گھر والوں یا دوستوں میں سے کسی کو بلانے کو کہا گیا تھا، تب پہلی دفعہ اسے احساس ہوا تھا کہ اس اجنبی ملک میں وہ کتنا تنہا تھا، اس لمحے اسے وہ چیکو عادل ہی یاد آیا تھا وہ اسکا ہم وطن تھا، بہت سے غیروں میں ایک اپنا۔ وہیں سے انکی لازوال دوستی کا آغاز ہوا تھا، اسے یقین تھا کہ حسن آفندی سے ملنے والے دھوکے کے بعد نہ وہ کسی پر بھروسہ کر پائے گا اور نہ کسی کا محتاج ہو گا لیکن حالات ہمیں مجبور کر دیتے ہیں دوسروں پر بھروسہ کرنے پر اور انکا محتاج ہونے پر۔ شاید یہ ہی قدرت کا اصول ہے کہ ہم انسانوں کو جینے کے لیے دوسرے انسانوں کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیا سوچ رہے ہو؟" اسے سوچ میں گم دیکھ کر عادل نے سوال کیا۔

"یہی کہ ہم جتنے بھی سمارٹ ہو جائیں، تقدیر کے سامنے ہم بہت بے بس اور بیوقوف ہوتے ہیں۔ مجھے لگتا تھا کہ میں نے دھوکہ کھایا، کیونکہ میں نے ایک انجان شخص پر اندھا بھروسہ کیا لیکن ایسا نہیں تھا۔ وہ دھوکہ مجھے ملنا ہی تھا اگر وہ دھوکہ نہ ملتا تو آج میں اس مقام پر نہ ہوتا۔" مستقیم مسکرا کر بولا تھا۔

"اسی لیے کہہ رہا ہوں مستقیم ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کے کانسلنگ کا ایک ہی سیشن لے لو اگر دل سیٹسفائڈ نہ ہوا تو چھوڑ دینا لیکن ایک بار سیشن ضرور لو۔ تم پچھلے کئی سالوں سے پینک اٹیکس سے گزر رہے ہو۔ اس ہوٹل والے واقعے کے بعد تمہیں استھما بھی ہو گیا اور پینک اٹیکس بھی شروع ہو گئے یہ عام بات نہیں ہے۔ اس حادثہ نے شاید تمہیں بہت ڈرا دیا تھا بظاہر تم کچھ ظاہر نہیں کرتے لیکن میں جانتا ہوں کوئی ڈر ہے جو تمہارے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ تم ایک ضلع کے پاورفل حاکم ہو، تمہارے ماتحت بڑے بڑے آفیسر ز اور کئی محکمے ہیں۔ ضلع کی عوام تم پر بھروسہ کرتی ہے ایسے میں تمہیں نہیں لگتا کہ تمہارے دماغ کی ذرا سی بھی ڈسٹربنس ان تمام لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے جو تم پر ڈپنڈ کرتے ہیں، جنہیں تم سے امیدیں ہیں۔ اپنی خاطر نہ سہی، اپنے اہل خانہ کی بھی خاطر نہ سہی لیکن انکی

www.novelsclubb.com

خاطر اپنی فکر کرو جو ضلع کی ترقی کے لیے تم سے امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔" عادل کے آخری لفظوں نے مستقیم کے تمام لفظ چھین لیے تھے وہ خاموش سا ہو گیا۔

"کب لینا ہے سیشن ؟" مستقیم کے سوال پر عادل نے سکھ کا سانس لیا۔

"رات دس بجے۔" وہ خوشی سے بولا تھا۔

"ابھی تو تم آٹھ بجے کہہ رہے تھے۔"

"میں نے آٹھ بجے کے بعد کہا تھا۔ ویسے تمہارے ٹائم ٹیبل کے مطابق میں نے تو آٹھ بجے کی ہی ڈیمانڈ کی تھی لیکن وہ سائیکالوجسٹ کہتی کہ وہ عشاہ کی نماز کا اور اسکا فیملی ٹائم ہے وہ یا تو عصر سے پہلے یا رات دس بجے کے بعد ٹائم دے گی۔"

"دے گی سے کیا مطلب ؟ تم نے فی- میل سائیکالوجسٹ ارینج کی ہے ؟" عادل نے سر پر ہاتھ مارا۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ لو اب اس بات پر اعتراض نہ کرنا۔ تمہاری کانسلنگ آلریڈی ارینج ہو چکی ہے اب کوئی اعتراض نہیں۔ میں نے تو چچا سے کانسلنگ کا کہا تھا لیکن وہ کہتے میں بوڑھا ہو گیا ہوں آن لائن چیزوں کی سمجھ نہیں آتی اسی لیے اپنی سب سے

ذہین اور قابل بھروسہ جونئیر کو کیس دیا ہے۔" مستقیم کو اعتراض تو تھا لیکن وہ خاموش سا ہو گیا۔

•••••••••••••••••••••••••

"ڈاکٹر شاہد ایسا ہے کہ میں اس وقت بہت مصروف ہوں آج کانسلنگ نہیں ہو پائے گی فیملی گیدرنگ ہے۔" دائیں کندھے کے درمیان میں فون ٹکائے وہ کیک کے مٹیریل سے بھرے پین کو پتیلے میں احتیاط سے رکھتے ہوئے بولی۔ پین رکھ وہ ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے سیدھی ہوئی۔

"یہ کیا بات ہوئی مجھ سے پوچھے بغیر آپ نے اپوائنٹمنٹ بھی سیٹ کردی۔ میں کیسے وقت نکالوں گی؟ آج مصروف ہوں؟" زرش کو غصہ آیا تھا۔

"ڈاکٹر شاہد مہربانی کر کے آپ اس کلائنٹ کی ڈیٹیل مجھے سینڈ کر کے اس کیس سے نکل جائیں۔ آج تو میں کانسلنگ کرلوں گی لیکن اگلی ساری کانسلنگز کی ٹائمنگ میں خود ڈسائڈ کروں گی۔" بات کرتے ہوئے وہ کچن سے نکل گئی۔ کچن میں رش سا لگا ہوا تھا۔ ملکہ شینک کے سامنے کھڑی گوشت دھو رہی تھی، خدیجہ بیگم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھیں چاول

صاف کر رہی تھیں اور مائرہ خدیجہ بیگم سے باتیں کرتی ہوئی چولہے کے سامنے کھڑی تڑکا تیار کر رہی تھی غرض سب ہی مصروف تھے۔

کچن سے باہر آؤ تو الگ ہی ماحول تھا۔ امل اور زوہا غبارے پھلا رہی تھیں جبکہ حدید صوفے پر چڑھا دیوار پر غبارے چپکا رہا تھا اور اذلان غبارے لا لا کر اسے تھما رہا تھا۔ پاس ہی واکر میں ہانیہ امل اور زوہا کی ڈانٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے غباروں سے کھیل کم، پھاڑ زیادہ رہی تھی۔

"زرش آپی! ہانی کو یہاں سے لے جائیں، ہمارے پھلائے ہوئے غباروں کو واکر کے نیچے دے کر پھاڑ رہی ہے۔" زرش کو لاؤنج میں آتا دیکھ کر امل ناراضگی سے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ زرش نے مسکرا کر ہانیہ کو دیکھا جو اپنے سامنے والے اکلوتے دانت کی نمائش کرتے ہوئے غبارے پھاڑنے کے ساتھ ساتھ کھلکھلا رہی تھی۔ اسی وقت اسے ڈاکٹر شاہد کی طرف سے میلز آئی تھیں یقیناً کلائنٹ کی ڈیٹیل تھی۔ ایک بے دھیان سی نظر ان میلز پر ڈالتے ہوئے اس نے موبائل سائڈ پر رکھ کر ہانیہ کو واکر سے نکال لیا۔

www.novelsclubb.com

"گندی بچی تنگ کر رہی ہے خالہ کو، آؤ آپ کو نایاں کرواؤں (نہلاؤں)، ہانی کے بابا آرہے ہیں اور ہانی کی نکمی ماما نے ہانی کو میلے کپڑے پہنائے ہوئے ہیں۔" زرش کے مصنوعی انداز میں مائرہ کو ڈانٹنے پر وہ پہلے سے زیادہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔ زرش اسے لے کر مائرہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

آج عید تو نہیں تھی لیکن آج کا دن سب کے لیے کسی عید سے کم بھی نہیں تھا۔

"خدیجہ بیگم تیاری ہو گئی ہے نا؟ بچے بس ایک دو گھنٹوں میں پہنچنے والے ہیں۔" باہر سے آتے جبرائیل صاحب کچن کے دروازے پر کھڑے ہو کر بولے۔

"آپ فکر نہ کریں بچوں کے آنے تک سب تیار ملے گا۔" خدیجہ بیگم ملکہ کو چاول دھونے کے لیے تھماتے ہوئے مسکرا کر بولیں تھیں، انکے چہرے کی رونق انکی خوشی بتا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آج بچے واپس آرہے ہیں اتنے عرصے بعد ہم سب اکٹھے ہوں گے، اوہان بھی کچھ دنوں میں آرہا ہے کاش مستقیم بھی آجاتا۔" کچن سے باہر نکل کر جبرائیل صاحب کے ساتھ چلتے ہوئے وہ حسرت سے بولیں تو جبرائیل صاحب کچھ بھی بول نہیں پائے۔

"نانا جان آپ فارغ گھوم رہے ہیں ہماری مدد کروائیں نا۔" جبرائیل صاحب کو فارغ دیکھتے ہوئے زوہا بولی تو وہ مسکرا کر انکی طرف بڑھ گئے اور حدید کو نیچے اتار کر خود غبارے چپکانے لگ گئے، خدیجہ بیگم واپس کچن میں چلی گئیں۔

•••••••••••••••••••••••••••

کار کی پیسنجر سیٹ پر بیٹھے زریب نے نظریں سامنے سے ہٹا کر کھڑکی سے باہر نظر آتے آسمان پر دوڑتے بادلوں پر جمائی آج اس کے چہرے پر ایک مطمئن سی مسکراہٹ تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ابو بکر پیچھے بیٹھی نویرہ سے کوئی بات کر رہا تھا۔ وہ اسلام آباد سے واپس لاہور جا رہے تھے۔ زریب نے ایک نظر اپنی مصنوعی ٹانگوں کی جانب دیکھا اور اگلی مشکور نظر آسمان پر دوڑائی۔ وہ دل ہی دل میں اللہ سے محو گفتگو تھا اسے یاد آ رہا تھا کہ آٹھ سال پہلے کی آئی آزمائش اسے مایوسیوں کے کن سمندروں میں لے گئی تھی۔ تب لگتا تھا کہ دنیا ختم ہو گئی ہے اور جینے کا مقصد بھی، لیکن نہ دنیا ختم ہوئی تھی نہ جینے کا مقصد۔ جبرائیل صاحب اور نویرہ کی طرف سے دی جانے والی ہمت اور سپورٹ نے اسے مایوسی سے نکل کر اللہ کی رضا میں راضی ہونا سکھایا۔ وہ اللہ کی رضا میں راضی ہوا تو اللہ نے اسے بے پناہ نوازہ۔ گاڑی کے فرنٹ مرر سے اس نے پیچھے بیٹھی نویرہ کو دیکھا جو ابو بکر سے کچھ

www.novelsclubb.com

ڈسکس کررہی تھی۔اللہ کی سب سے بڑی نعمت اور نوازش اسے پیچھے بیٹھی اپنی بیوی لگی تھی، جس نے اسکا ساتھ تب نبھایا جب اسکے سگے خون کے رشتوں نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ نیک اور وفادار ساتھی زندگی کی ہر محرومی کا ازالہ کر دیتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے ہی جبرائیل صاحب نے زریب کی مصنوعی ٹانگیں لگوائیں تھیں۔پہلے وہ ان مصنوعی ٹانگوں پر بغیر سہارے کے چل نہیں پاتا تھا لیکن اب اسلام آباد میں ہونے والی ٹریننگ کے باعث وہ اس قابل ہو گیا تھا کہ اپنی ٹانگوں پر خود بغیر سہارے کے چل سکے۔

"زندگی میں اندھیرا ہمیشہ نہیں رہتا، سورج ضرور طلوع ہوتا ہے۔ ہمیں اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ اندھیرے میں مایوس ہونے کی بجائے، اللہ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے اجالے کا انتظار اور کوشش کریں۔"

••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں بیٹھے سب خوشگوار ماحول میں چائے پی رہے تھے۔کئی سالوں بعد آج جب خدیجہ بیگم نے زریب کو اپنے قدموں پر بغیر سہارے کے چلتے دیکھا تو وہ رو دی تھیں۔اپنی

نانو کو روتا دیکھ اذلان بھی رو دیا تھا۔ آنسوؤں کے باوجود آج عجیب اطمینان تھا سب کے چہروں پر۔

"سب لوگ گپ شپ جاری رکھو میں نماز پڑھ لوں اس کے بعد ایک آن-لائن کانسلنگ بھی ہے۔" نو بجاتی گھڑی کو دیکھ کر زرش اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ڈاکٹرنی صاحبہ آپ بھی آرام کر لیا کریں۔ سارا دن ہسپتال میں گزارنے کے بعد گھر میں بھی کاموں میں لگ جاتی ہیں اور اب یہ آن-لائن کانسلنگ بھی۔" جبرائیل صاحب اسکی آن-لائن کانسلنگ کا سن کر افسوس سے بولے تھے۔

"یہی تو میں کہتی ہوں زرا اپنے دماغ کو بھی ریسٹ دیا کرو تبھی دوسروں کے دماغ سیٹ کرو گی۔ پہلے کم مصروفیت تھی جو اب آن-لائن کانسلنگ کا بکھیڑا بھی پال لیا۔" خدیجہ بیگم کے کہنے پر زرش ہنس دی۔

"آنی میرا تو کوئی ارادہ نہیں تھا، ڈاکٹر شاہد نے ہی زبردستی یہ کیس مجھے پکڑا دیا۔" زرش بے چارگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو تمہارے وہ بوڑھے استاد، اپنی مٹھاس سے ہی سب سے کام نکلوا لیتے ہیں۔ یاد ہے جب کچھ عرصہ پہلے ہمارے گھر آئے تھے تو کس طرح ابو سے مفت کپڑوں کے تھان لے کر گئے تھے۔" مائرہ کی بات پر سب ہنس دیے۔ اور زرش بھی ہنستی ہوئی اوپر کی جانب بڑھ گئی۔ پیچھے سب اسکے بوڑھے استاد کو ڈسکس کر رہے تھے کہ کس طرح انہوں نے مسکے لگا کر جبرائیل صاحب سے کپڑے نکلوائے تھے۔ تبھی ٹائلز پر لاٹھی کی آواز پر لاؤنج میں سناٹا چھا گیا تھا، سب نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں بڑے ابا اپنا جاہ و جلال لیے مکمل رعب سے کھڑے تھے، ساتھ ہی جبرائیل صاحب کے چھوٹے بھائی انہیں سہارہ دیے اندر لا رہے تھے۔ حدید نے ازلان کی جانب دیکھا اور زوہا نے امل اور ملکہ کی جانب، اب منظر سے غائب ہونا ہی بہتر تھا اور وہ غائب ہو گئے۔

ابو بکر فوراً اٹھ کر انکی جانب بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"واہ بھئی واہ یہاں تو بڑی محفلیں سجی ہوئی ہیں اتنی توفیق نہیں ہوئی بڑے ابا کو بھی بلا لیا جائے، مجھ سے تو ایسے ڈرتے ہیں جیسے انکے حصے کا کھا جاؤں گا۔" ابو بکر کو کھڑا ہوتا دیکھ بڑے ابا شکوہ کرتے بولے اور ابو بکر کی چھوڑی جگہ پر بیٹھ گئے۔ چچا جان کو سلام کر کے ابو بکر ان کے بیٹھنے کے لیے ڈائننگ چیئر اٹھا لایا۔

"ابا یہ تو آپ کے سونے کا وقت تھا...."

"ہاں ہاں باپ کو بس سلاتے ہی رہا کرو۔" جبرائیل صاحب کی بات کو درمیان سے کاٹتے ہوئے وہ برا مناتے ہوئے بولے تھے۔

"بڑے ابا یہ کیک لیں، منہ میٹھا کریں۔ اب الحمدللہ زریب بھی بغیر سہارے کے خود چل سکتے ہیں۔" نویرہ اپنے چچا کو پیش کرنے کے بعد بڑے ابا کے سامنے کیک لائی تھی۔

"ہاں بھئی اب تم تو منہ میٹھا کرواؤ گی، جلانا جو ہے مجھے! میں ہی کہتا تھا تمہارے میاں کو معذور! کتنی آگ لگتی تھی تب تمہیں اب دیکھو کیسے دانت نکل رہے ہیں۔" کیک کی پلیٹ پکڑتے ہوئے بڑے ابا تنک کر بولے تو نویرہ کا چہرہ اتر گیا۔

"ابا بس بھی کریں بچی ہے وہ۔" چچا بڑے ابا کو ٹوکتے ہوئے بولے تھے۔

"کیا بس کروں؟ میں نے ایسا بھی کیا کہا؟ میری ہر بات تم لوگوں کو بری کیوں لگتی ہے؟" منہ میں کیک رکھتے ہوئے وہ خفگی سے بولے تھے۔

"ویسے میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اللہ دنیا میں ہی صحیح انصاف کر دیتے ہیں۔ یاد ہے جبرائیل جب تم اپنی بیوی کے پیچھے لگ کر باپ کو چھوڑ گئے تھے اور ایک بار بھی پلٹ کر

اپنے باپ کو نہیں پوچھا، آج دیکھ لو تمہارا چھوٹا بھی تمہیں چھوڑ گیا اور پلٹ کر دیکھا تک نہیں۔ سنو کیا نام ہے تمہارا ابو بکر کی بیوی؟ کیا بنایا ہے کھانے میں، جاؤ میرے لیے لے کر آؤ۔" بڑے ابا نے ہر بار کی دہرائی جانے والی کہانی دہرانے کے ساتھ مائرہ کو مخاطب کیا تھا۔

"کیا نام کیا ہے تمہارے اس نافرمان چھوٹے کا؟" کیک کا ایک اور سلائس اپنی پلیٹ میں رکھتے ہوئے انہوں نے جبرائیل صاحب سے سوال کیا۔

"مستقیم!"

"مستقیم نام رکھ دینے سے انسان صراط المستقیم پر چل نہیں پڑتا تھوڑی تربیت بھی کرنی پڑتی ہے ہونہہ!" مائرہ کے ہاتھ سے ٹرے پکڑتے ہوئے انہوں نے کہا۔

"ابا آپ کھانا کھا کر آئے ہیں، اب مت کھائیں۔" بڑے ابا نے اپنے چھوٹے بیٹے کو نظر انداز کیا تھا۔

"یہی تم نے تھوڑی باپ کی فرمانبرداری کی ہوتی تو تمہاری اولاد بھی آج تمہاری فرمابردار ہوتی!" چاولوں کو پلیٹ میں نکالتے ہوئے انہوں نے اگلا شکوہ کیا تھا۔اسی وقت ابو بکر کھنکھارا تھا۔

"ابو بکر کی تو ماشاءاللہ تین چار سال میں نے تربیت کی ہے تبھی اتنا فرمابردار ہے، ورنہ یہ بھی تمہارے چھوٹے کی طرح میری تربیت سے محروم رہتا، تو نافرمان ہی بنتا! یہ نعیم کا بڑا بیٹا کب واپس آرہا ہے؟" چاولوں کے چمچ بھر بھر کر منہ میں ڈالتے وہ بول رہے تھے۔

خدیجہ بیگم خاموشی سے اٹھ گئیں، بڑے ابا ان کے سسر ہی نہیں سگے ماموں بھی تھے، انکا یہ لہجہ نیا نہیں تھا۔آہستہ آہستہ مائرہ اور نویرہ بھی منظر عام سے غائب ہو گئیں۔

اوپر آکر عشاہ کی نماز پڑھنے کے بعد وہ لیپ ٹاپ اور موبائل اٹھا کر اپنے کمرے میں آگئی۔ ورک ٹیبل پر لیپ ٹاپ سیٹ کر کے بیٹھ گئی۔ابھی پونے دس ہوئے تھے۔جی میل کھول کر اس نے ڈاکٹر شاہد کی بھیجی میلز کھولیں۔فائل ڈاؤنلوڈ کر کے جب کھولی تو ایک لمحے کے لیے تھم سی گئی۔

"مستقیم جبرائیل؟"وہ حیرت سے لیپ ٹاپ کی سکرین پر کھلی فائل پر مستقیم کی تصویر کے ساتھ اسکانام پڑھ رہی تھی۔نیچے اسکی ڈیٹیلز بھی لکھی ہوئی تھیں۔کئی لمحے اس نے نظریں جھکائے بغیراس تصویراوراس نام کو دیکھا تھا۔اسے ڈاکٹر شاہد کی بات یاد آئی کہ وہ کراچی کے کسی ضلع کاڈپٹی کمشنر تھا۔لیکن ڈاکٹر شاہد نے تواسکانام عادل بتایا تھا۔

تیزی سے موبائل اٹھاکر زرش نے ڈاکٹر شاہد کا نمبر ملایا۔کئی گھنٹیوں کے بعد فون بند ہو گیادوسری جانب سے فون نہیں اٹھایا گیا تھا۔زرش نے فون رکھ کر گہرا سانس لیا۔اور سامنے کھلی فائل کی جانب دیکھا۔

"میری زندگی میں سارے اتفاق اسی شخص پر آکر ہی کیوں ہوتے تھے؟"زرش سوچ کر رہ گئی،ناجانے کیوں لیکن وہ خوفزدہ تھی اس شخص سے سامنا ہونے پر۔وہ آج تک سمجھ نہیں پائی تھی کہ کیوں دس سال پہلے یہ شخص ایک فرشتے کی صورت اسکی زندگی میں داخل ہوااور پھر ہمیشہ کے لیے ٹھہر گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ سکرین پر اسکے نام پر ہی نظریں جمائے بیٹھی تھی جب اسکی سکرین پر مستقیم جبرائیل کی ای-میل کی نوٹیفیکیشن پوپ-اپ ہوئی۔اس نے میل کھولتے ہوئے وقت دیکھا پورے دس بج چکے تھے۔

"اسلام علیکم !اٹس مستقیم جبرائیل۔ایم اویل ایبل فار دی کانسلنگ !" میل پڑھتے ہوئے زرش نے گہرا سانس ناک سے کھینچ کر منہ سے نکالتے ہوئے خود کو پر سکون کیا۔

"وہ ایک سائیکالوجسٹ تھی،وہ دوسروں کے دماغوں کو کنڑول کرنا جانتی تھی وہ کیوں ڈر رہی تھی؟" سوچتے ہوئے زرش نے اسے لنک کا انتظار کرنے کی جوابی میل بھیجی۔

خود کو نارمل کر کے اس نے میٹنگ سٹارٹ کر کے لینک اسے میل کر دیا۔اسی لمحے دوسری جانب سے لنک جوائن کر لیا گیا تھا۔جوائننگ ریکوئسٹ ایکسیپٹ کرتے ہوئے آخری بار اسکا دل مختلف انداز میں دھڑکا تھا،پھر وہ زرش فاطمہ سے سائیکالوجسٹ زرش کے رول پر شفٹ ہو چکی تھی۔اب سامنے والا شخص اسکا کلائنٹ تھا نہ کہ مستقیم جبرائیل!

"اسلام علیکم !ڈپٹی کمشنر مستقیم جبرائیل !میں آپکی سائیکالوجیکل کانسلر زرش فاطمہ۔کیسے ہیں آپ؟" زرش سے میلوں دور اس کے نام پر تو نہیں لیکن آواز پر کسی کی سانسیں رکی

تھیں۔ مستقیم کے پورے وجود سے کوئی چیز گزری تھی اسکی آواز سن کر۔ وہ چند لمحوں تک اس کیفیت کا شکار ضرور رہا تھا۔ کچھ لمحوں کے لیے وہ ذہنی طور پر مکمل غائب دماغ ہو گیا تھا۔

"ہیلو؟ مستقیم جبرائیل آپ مجھے سن رہے ہیں؟" سامنے والے کا مائک آن ہونے کے باوجود بھی کوئی آواز نہ آنے پر زرش نے حیرت سے پوچھا تھا۔ اسے لگا شاید کنیکشن کا مسئلہ ہے۔

زرش کی دوبارہ آواز آنے پر کوئی چیز تھی جو اس کے انداز میں منٹوں میں تبدیل ہوئی تھی، اسکی باڈی لینگویج میں، اس کے تاثرات میں اور اسکی آنکھوں میں۔ ہمیشہ زرش کے خیال پر اس کا انداز یوں ہی بدلتا تھا۔

"جی! میں سن رہا ہوں، ڈاکٹر زرش" خود کو سنبھالتے ہوئے وہ بولا، کوئی چیز تھی جس نے اسے مضطرب کیا تھا۔

"جی! کیسے ہیں آپ؟" زرش نے پروفیشنل انداز میں پوچھا تھا۔

"ٹھیک!" جواب زرش کی توقع کے عین مطابق مختصر ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر شاہد نے آپ کو مجھے ریفر کیا ہے کیونکہ آپ کچھ عرصے سے بہتر محسوس نہیں کر رہے ؟سب سے پہلے میری آپ سے درخواست ہے کہ براہِ کرم آپ میری پروفیشنل ابیلٹی پر بھروسہ رکھتے ہوئے مجھے تفصیلی جوابات دیں تاکہ میں آپکی مدد کر سکوں۔اب میرا آپ سے سوال ہے آپکو مجھ سے کس قسم کی مدد چاہیے ؟" مستقیم اس گفتگو کے دوران مکمل طور پر عدم توجہی کا شکار تھا۔اسکا دماغ اسے بار بار کھینچ کر وقت میں پیچھے لے کر جارہا تھا کئی منظر اسکی آنکھوں کے سامنے ابھر کر معدوم ہو رہے تھے۔دوسری طرف سے اس بار بھی جواب نہ آنے پر زرش نے گہرا سانس لیا۔آن لائن کانسلنگ کا سب سے بڑا مسئلہ وہ سامنے والے کے تاثر نہیں پڑھ سکتی تھی۔

"مستقیم جبرائیل!مجھے معلوم ہے آپ ڈسٹربڈ ہیں،آپ کے لیے کسی انجان شخص پر بھروسہ کرتے ہوئے اس سے اپنے آپ کو اور اپنے مسائل کو ڈسکس کرنا مشکل ہو گا لیکن میں یہاں آپکی زندگی کے پزلز سالو کرنے کے لیے ہوں،آپ میرے ساتھ کاپریٹ کریں گے تب ہی ہماری کانسلنگ کامیاب ہو پائے گی۔" مستقیم نے بے اختیار کرسی پر پہلو بدلا۔

"میں کوشش کروں گا آپ سے کاپریٹ کرنے کی۔" کچھ لمحوں بعد وہ ٹھہرے انداز میں بولا تھا۔

"ڈاکٹر شاہد مجھے بریفلی آپکی کنڈیشن بتا چکے ہیں لیکن میں آپ سے سننا چاہتی ہوں کہ آپ کس طرح سے بہتر محسوس نہیں کر رہے؟ افسردہ ہیں؟ ڈپریشن ہے یا کیا؟ اور ایک ریکوئسٹ، آپ اپنا کیمرہ آن کرلیں تاکہ میرے لیے آپکا بیہیویئر، آپکے اکسپرشنز اور آپکی پرسنیلٹی کو سمجھنا آسان ہو جائے۔" کچھ سوچ کر مستقیم نے کیمرہ آن کر دیا اسے امید تھی کہ وہ بھی کیمرہ آن کرے گی لیکن دوسری طرف سے کیمرہ آن نہیں کیا گیا تھا۔ سکرین پر ابھرتی تصویر کو وہ ایک لمحے کے لیے پہچان ہی نہیں پائی یہ وہی شخص ہو کر بھی وہ نہیں تھا۔

"کچھ ڈپریشن جیسا ہی ہے۔" زرش نے اس کے لہجے پر غور کیا، وہ کانفرٹیبل نہیں تھا۔ ایسے کیس ہینڈل کرنا مشکل ہو جاتا تھا جب سامنے والا کھل کر بولنے پر راضی ہی نہ ہو۔

"آپ ریلیکس فیل کریں اور کھل کر مجھے تفصیلی جوابات دیں تاکہ میرے لیے آپکی پرسنیلٹی کو سمجھنا آسان ہو۔" مستقیم نے گہرا سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ یہ نہ

www.novelsclubb.com

بول سکا کہ اسکی آواز سن کر اسکے الفاظ ہی گم ہو گئے تھے، وہ بھول گیا تھا کہ اسے کیا مسئلہ تھا وہ یہاں کیوں اور کس کام کے لیے بیٹھا تھا؟

"آپ اپنی بات کو جاری رکھیں، آپ اداسی محسوس کرتے ہیں اور..؟" مستقیم نے اپنی مکمل توجہ گفتگو کی جانب مبذول کرائی۔

"جس حد تک کی اداسی کو لوگ ڈپریشن میں محسوس کرتے ہیں میں اتنی محسوس نہیں کرتا لیکن مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے اموشنز ختم ہو گئے ہیں خوشی محسوس نہیں ہوتی اور نہ خوشی کی چاہت ہے میری موٹیویشن ختم ہو چکی ہے۔" پہلی بار اسے بہتر جواب ملا تھا۔ زرش نے اس کے لفظوں کے ساتھ اس کے چہرے کے تاثرات کو نوٹ کیا تھا۔

"ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ نے اپنے اوپر بہت پریشر لیا ہوا ہے کیا آپ نے کبھی کسی سے شئیر کر کے اپنا پریشر کم نہیں کرنا چاہا؟"

www.novelsclubb.com

"میں الگ رہتا ہوں اپنی فیملی سے دور۔ دوست زیادہ نہیں ہیں جتنے ہیں ان سے کبھی دل کی بات نہیں کہی۔ میں اپنے دل کی بات کہہ کر کانفرٹیبل فیل نہیں کرتا اسی لیے شاید میرا

سیشن لینے میں آپکو بھی مشکل ہو۔"اس کی صاف گوئی پر پہلی بار زرش کے چہرے غیر محسوس انداز میں مسکراہٹ ابھری تھی۔

"آپ میری ٹینشن نہ لیں تھیراپسٹس کو بے شمار طریقے آتے ہیں اپنے کلائنٹس سے اگلوانے کے۔" مستقیم خاموش ہو گیا۔

"آپ دوستوں کی کمپنی میں کیسا محسوس کرتے ہیں؟"

"میں دوستوں سے زیادہ ملتا نہیں۔اگر گیدرنگز ہوتی ہیں تو آفیشل ہوتی ہیں اس میں ہم ویسے ہی فارمل ربوٹک موڈ پر ہوتے ہیں۔"

"چلیں دوست نہیں تو کوئی تو ہو گا زندگی میں جس کے ساتھ وقت گزار کر اچھا لگتا ہو گا؟ شدید ڈپریشن میں بھی جنکے کچھ الفاظ سکون کا باعث بنتے ہوں گے۔جس سے دل کی بات کہہ کر دل ہلکا ہو جاتا ہو گا؟" مستقیم مسکرایا تھا اور زرش نے چونک کر اسے دیکھا یقیناً اس وقت جو اس کے ذہن میں آیا تھا وہ اس کے لیے بہت اہم تھا۔"میری امی! لیکن وہ بھی اب مجھ سے ناراض رہنے لگی ہیں دل کی بات ان سے بھی نہیں کہہ سکتا۔"زرش کو ایک دم سے یاد آیا کہ آنی اس سے کیوں ناراض تھیں۔نا جانے کیوں ایک دم سے اسکا دل بجھا

www.novelsclubb.com

تھا۔اگروہ پہلے سے وجہ نہ جانتی ہوتی توشاید اسکااسکی والدہ سے اپنائیت کی نوبت جانچنے کو اسکااگلاسوال یہی ہوتا کہ آپکی والدہ آپ سے کیوں ناراض ہیں؟لیکن وہ اس کے منہ سے نہیں سننا چاہتی تھی۔

"کیا بچپن سے لے کراب تک امی کے علاوہ کسی سے کبھی بھی دل کی بات شئیر نہیں کی؟"

"بڑے بھائی سے کرتا تھا پہلے میں لیکن اب ان سے بھی نہیں کر پاتا کیونکہ جب آپ اپنے احساسات سمجھا نہ سکو تب انہیں چھپالیناہی بہتر ہوتا ہے۔"اس کے جواب اب بھی تفصیلی نہیں تھے۔

"مطلب آپ بہت افسردہ اوران موٹیویٹڈ محسوس کرتے ہیں۔اسکے علاوہ آپ کسی سے دل کی بات بھی نہیں کہہ پاتے کیونکہ آپ کو لگتا ہے کہ کوئی آپ کے احساسات کو سمجھ نہیں سکے گااس لیے آپ اپنے احساسات چھپالیتے ہیں۔"کاپی پر نوٹ کرتے ہوئے زرش دہرا رہی تھی۔

"آپ کیا سوچتے ہیں کہ کب آپکے حالات آپکو ڈپریشن کی طرف لے گئے؟ کچھ تو ضرور ہو گا آپکے دماغ میں جسکا آپ کور گریٹ ہو اور جو آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہو گا کہ کاش اس وقت یہ میں نے نہ کیا ہوتا تو آج حالات بہتر ہوتے؟" زرش کے سوال پر وہ گہری سوچ میں چلا گیا اور اسکا سوچ میں جانا اس بات کا اشارہ تھا کہ کانسلنگ صحیح سمت میں جا رہی تھی۔

"کئی سال پہلے... شاید میں اپنے ابو کی بات مان لیتا، ضد نہ کرتا تو آج حالات بہتر ہوتے۔ میں نے ان سے ضد کر کے ان سے باتیں چھپا کر ان کا بھروسہ کھو دیا۔ مجھے لگا تھا کہ میں ہر پریشانی کو، ہر مسئلہ کو خود ہی فکس کر لوں گا۔ اور میں نے اس مقصد کے لیے بہت محنت کی، مجھے میری محنت کا صلہ بھی ملا اور اس صلہ کی گواہ میری کامیابی ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے مجھے اس سفر پر تنہا نہیں نکلنا چاہیے تھا۔ میری غلطی یہ تھی کہ میں نے اپنوں پر اور اللہ پر بھروسہ کرنے کے بجائے اپنی قابلیت پر بھروسہ کیا۔ اس کامیابی کے سفر پر میں تنہا نکلا تھا اور اب تک تنہا ہوں۔ مجھے یہ کامیابی اپنے لیے نہیں بلکہ اپنے گھر والوں کے لیے چاہیے تھی مگر اب جب میرے پاس کامیابی ہے تو میرے گھر والوں کو میری کامیابی کی ضرورت نہیں۔" وہ پر سوچ انداز میں اپنے ہاتھوں پر نظریں جمائے دھیمے دھیمے ٹھہر ٹھہر کر بول رہا

تھا۔افسوس،پچھتاؤا اسکے لفظوں سے زیادہ اسکے چہرے پر نظر آرہا تھا۔اسکے لفظوں سے زرش کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے لیے اللہ اور اسکی فیملی کتنی اہم ہو گی۔کئی سال پہلے جب وہ زرش کو ملا تھا تو اسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ اللہ سے محبت کرنے والا اللہ کا وہ بندہ ہے جس سے اللہ بھی بہت محبت کرتے ہیں لیکن جب اس شام اسکے پیچھے پولیس دیکھی تو پہلی بار زرش کے دماغ نے سوال اٹھایا تھا کہ کیا واقعی وہ ایسا تھا جیسا اس کے دل نے اسے دکھایا تھا؟آج پہلی بار زرش کو لگا اسکے دل نے اسے غلط نہیں دکھایا تھا۔

کئی لمحے دونوں طرف خاموشی رہی۔یہ پہلی کانسلنگ تھی جس میں اسکا اپنا دماغ بھٹک رہا تھا۔

"آپ نے بہت محنت کی اور کامیاب ہوئے کیونکہ آپ کو لگتا تھا کہ اس طرح سے آپ اپنے گھر والوں کو خوش رکھ پائیں گے اور حالات کو فکس کر لیں گے۔"زرش نے اسکی بات کو مختصراً بیان کیا تو اسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں سب کو ایک بہترین زندگی دینا چاہتا تھا اور اس سب میں میری ذات کہیں کھو گئی اور حالات بد سے بدتر ہوتے گئے اور تب سے ہی میں بہت بے بس محسوس کر رہا ہوں۔"

"اٹس ساؤنڈز لائک، آپکو زندگی میں ناکامیوں کو فیس کرنے کی عادت نہیں ہے۔ آپ ہر صورت میں خود سے ہر حال میں بہتر ہی چاہتے ہیں۔ آپ نے خود کو ناکام ہونے کا مارجن نہیں دیا۔ اگر آپ ایزی فیل کریں تو میں جاننا چاہوں گی کہ کس طرح سے آپ کے حالات بد سے بدتر ہوتے گئے؟ کیونکہ آپ کے مطابق آپ پچھلے کئی سالوں سے اس فیز میں ہیں، اس کے باوجود آج آپ کامیاب ہیں، ایک اتھارٹی ہے آپ کے پاس، میں جاننا چاہتی ہوں کہ اگر آپ ڈپریشن میں تھے تو آپ نے یہ اچیومنٹس کیسے حاصل کیں؟ اور آپ بے فکر رہیں آپکا ڈیٹا ہر طرح سے سیف اور کانفیڈینشئیل رہے گا۔"

"ٹو بی آنسٹ یہ سفر ایک پریشر اور ایک جنون سے شروع ہوا تھا، کامیاب ہونے کا جنون اور پیسے کمانے کا جنون۔ جب میں ملک سے باہر گیا، اپنے گھر والوں سے الگ ہوا تھا تب زندگی ایک دم سے بدل گئی۔ میں نے دوست نہیں بنائے کیونکہ میرا لوگوں سے بھروسہ اٹھ چکا تھا، میرا گھر سے کانٹیکٹ نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ میں اپنے ابو پر غصہ تھا اور میں نے محسوس کیا تھا کہ گھر فون کرنے سے جب پچھلی باتیں ڈسکس ہوتی تھیں تو میرا ذہن اپنی کانسنٹریشن کھو دیتا ہے اور میرا وقت ضائع ہوتا تھا۔ اس لیے میں نے کانٹیکٹ بہت کم کر دیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ جب اپنے گھر سے دور تھے تو وہ کون سی سوچ تھی جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی تھی۔"

"یہی کہ اگر میں وہ کامیابی حاصل نہ کر سکا جو کرنا چاہتا ہوں تو...؟اور یہی سوچ مجھے میری چھوٹی چھوٹی اچیومنٹس پر خوش نہیں ہونے دیتی تھی۔"

"اس کے علاوہ کون سی سوچ تھی آپکے دماغ میں؟"زرش نے اس کے چہرے پر غیر آرامدہ سے تاثرات دیکھے۔زرش نے نوٹ پیڈ پر نوٹ کر لیا۔کلائنٹ کے چہرے کے تاثرات وہ وہ راز سائیکالوجسٹ پر افشاں کر دیتے ہیں جس سے کلائنٹس خود بھی بے خبر ہوتے ہیں یا بتانا نہیں چاہتے۔

"یہی کہ میرے ابو نے کیوں میرا بھروسہ نہیں کیا؟میں نے زندگی کا ایک ایک لمحہ پھونک پھونک کر گزارا ہے وہ میری سچائی اور دیانتداری سے واقف ہونے کے باوجود مجھ سے کیسے متنفرق ہو گئے؟میں یہ ڈیزرو نہیں کرتا تھا لیکن پھر ذہن میں آتا ہے کہ میرے ابو میرے دونوں بہن بھائی سے خوش تھے تو یقیناً میں ہی اتنا اچھا نہیں تھا کہ اچھا بیٹا ثابت

ہوتا۔ میں ہی برا تھا، وہ مجھ جیسا برا بیٹا ڈیزرو نہیں کرتے تھے۔" وہ دھیما سا بولا تو نوٹ پیڈ پر زرش کا قلم چلا اور نیلی روشنائی سے 'انفیریئر کمپلیکس' تحریر کر گیا۔

"مطلب اس ڈپریشن کا آغاز نیگیٹو تھاٹس سے ہوا کہ آپ اتنے اچھے نہیں کہ اپنے بابا کا بیٹا بن سکیں اور آپکے بہن بھائی آپ سے بہتر ہیں ان کے ہوتے ہوئے آپکے بابا کو آپکی ضرورت نہیں؟ جب آپ کو یہ نیگیٹو خیالات آتے تھے تب آپ کیسا محسوس کرتے تھے؟"

"بہت نااہل!" وہ صاف گوئی سے بولا تھا۔

"اسکے علاوہ کیا محسوس کرتے تھے؟"

"غصہ، فرسٹریشن، بے بسی اور تنہائی۔" اس لمحے پہلی بار مستقیم کے ذہن میں سوال اٹھا کہ کیسے احساسات کو چھپا کر دبا کر رکھنے والا اپنا آپ کھول رہا تھا؟

"آپ اس وقت اپنے ایموشنز مجھ سے شیئر کرتے ہوئے کیسا محسوس کر رہے ہیں؟" مستقیم نے چونک کر لیپ ٹاپ کی سکرین کی جانب دیکھا جہاں زرش کی آئی ڈی کا نام شو ہو

رہا تھا، اس لمحے اس کے دل نے واقعی اقرار کیا تھا کہ وہ کسی دماغ کو پڑھنے والے کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔

"امپریسڈ! اور بہت ان کانفرٹیبل!" مستقیم نے اپنے احساسات کہے تو زرش مسکرا دی۔ وہ اس کے چہرے کے تاثرات پڑھ کر بتا سکتی تھی کہ وہ اس وقت کیا سوچ رہا تھا۔

"ایک انٹروورٹ ہوتے ہوئے میں اندازہ لگا سکتی ہوں کہ یہ آپ کے لیے ڈیفیکلٹ ہے اس کے باوجود آپ شیئر کر رہے ہیں، اٹس اپری شی ایٹنگ!" مستقیم نے چہرہ کمرے کی کھڑکی کی جانب موڑ کر مسکراہٹ چھپائی وہ چاہ کر بھی سوال نہیں کر پایا کہ ایک انٹروورٹ کیسے سائیکالوجیکل کانسلر ہو سکتا ہے؟

"تو کچھ نیگیٹو تھاٹس نے آپکے دماغ کو پلٹ دیا، جیسے آپ نااہل ہیں، ناقابل بھروسہ ہیں اور غیر اہم ہیں اور یہ ہی اموشنز آپ کو فرسٹریشن اور بے بسی کی طرف لے گئے۔" مستقیم نے چہرہ واپس موڑ کر اثبات میں سر ہلایا۔ اسے خود پر حیرت بھی ہوئی تھی کیسے لمحوں میں اسکے احساسات بدل رہے تھے کہ اتنی سیریس کنورسیشن میں اسے اپنی مسکراہٹ چھپانی پڑی تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے کہ ان اموشنز کا آپ کی فیزیکل ہیلتھ پر کوئی اثر ہے؟"

"میں ہر وقت سٹریس محسوس کرتا ہوں، ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی پریشر ہے اور یہی پریشر مجھے ٹھیک سے سونے نہیں دیتا۔ میں تقریباً ساری رات سوتا ہوں پر میری نیند سیٹسفیکٹری نہیں ہوتی میں جتنا بھی سولوں تھکن ختم نہیں ہوتی۔"

"مطلب یہ پریشر آپکے سلیپ سائیکل کو افیکٹ کر رہا ہے۔اور آپ محسوس کرتے ہیں جیسے دن بادن آپ اپنی انرجی کھوتے جارہے ہیں اور تھکان دن بادن بڑھتی جارہی ہے؟" مستقیم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پھر آپ کیا کرتے ہیں، کیا کوئی کوشش جو آپکو اس سچویشن سے نکالے؟"

"میں جتنا خود کو اس سچویشن سے نکالنے کی کوشش کرتا ہوں اتنا بے بس محسوس کرتا ہوں۔میری مکمل توجہ نیگیٹو تھاٹس پر جم جاتی ہے اور میں تنہالیٹ کر خود کے ساتھ ہوئی زیادتیوں اور اپنی ناکامیوں کو سوچتا رہتا ہوں خاص طور پر وہ ڈیڑھ ماہ جو میں نے انتہائی بے بسی میں تنہا جیل کی سلاخوں کے پیچھے یہ سوچتے ہوئے گزارا کہ میں نے اپنے باپ کا وہ سر دنیا والوں کے سامنے جھکا دیا جو اللہ کے سوا کبھی کسی کے سامنے نہ جھکا تھا۔میری ایک

غلطی نے میرے باپ کی سالوں کی عزت کو مٹی میں ملا دیا۔" کچھ لمحوں کے لیے زرش تھم گئی اسے کچھ یاد آیا تھا۔ لاہور کی گلیوں میں پھولے ہوئے سانس کے ساتھ بھاگتا لڑکا جس کے پیچھے پولیس تھی۔ اس نے گہرا سانس لیا۔

اس لمحے مستقیم کو بھی کسی کی آنکھوں کا بدلتا رنگ یاد آیا تھا؟ جیسے کسی کو یقین کی سیڑھی سے بے یقینی کی کھائی میں دھکا دے دیا جائے۔

"آپ ان تھاٹس کے بعد کیسا محسوس کرتے ہیں کچھ بہتر یا مزید برا؟"

"پتہ نہیں کیسا محسوس کرتا ہوں لیکن سچویشن بہتر نہیں ہوتی۔" زرش نے گہرا سانس لیا۔ اب ڈسکشن اس طرف جا رہی تھی جس کے لیے شاید زرش بھی تیار نہیں تھی۔ نا چاہتے ہوئے بھی نا جانے کیوں اس انسان کے ماضی سے اسکا بھی تعلق تھا چاہے خاموش ہی سہی لیکن تعلق تھا۔

www.novelsclubb.com

"مستقیم جبرائیل! ہم آج کا سیشن یہیں ختم کرتے ہیں ویسے بھی دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے اگلے سیشن میں آپ آج کی نسبت کانفرٹیبل ہوں گے اور مجھ سے فریلی اپنے اموشنز شیئر کر پائیں گے۔ آج سیشن کے آخر میں آپکے لیے ایک اسائنمنٹ ہے۔ آپ

نے روز صبح اٹھ کر بیس منٹ تک ایکسر سائز کرنی ہے اور کام کے پریشر کو ایک طرف رکھ کر ایک گھنٹے کے لیے کچھ ایسا کرنا ہے جو آپکو خوشی دے کچھ بھی ہو سکتا ہے آپکی کوئی ہابی بھی۔" زرش نے جلد سیشن ختم کرنا چاہا وہ خود کو بھی اور سامنے والے کو بھی وقت دینا چاہتی تھی۔ مستقیم نے لیپ ٹاپ پر وقت دیکھا کیا واقعی دو گھنٹے گزر چکے تھے؟ اتنی جلدی؟ مستقیم نے اثبات میں سر ہلایا تو زرش نے الوداعی کلمات کہہ کر میٹنگ ختم کردی۔ ہیڈ فونز میں آتی اس کی آواز آنا بند ہوئی تو ایک دم سے ہر طرف خاموشی پھیل گئی۔ کئی لمحے وہ یوں ہی بیٹھا لیپ ٹاپ کی خالی سکرین کو دیکھتا رہا۔

"کیا یہ وہی زرش تھی؟ کیا اس نے مستقیم کو پہچانا؟ کیا یہ کوئی اتفاق تھا یا کوئی معجزہ؟ کیا ایسا ممکن تھا کہ دو الگ لوگوں کی ایک جیسی آواز، نام یہاں تک کہ شہر بھی ایک ہو؟" کانوں پر سے ہیڈ فون ہٹا کر اس نے رولنگ چیئر کی پشت پر سر ٹکایا اور آنکھیں موند گیا۔

www.novelsclubb.com

اسے یاد تھا ترکی سے واپس آنے پر ایک دن وہ یوں ہی بے اختیار ان گلیوں کی جانب چل دیا تھا اور غیر محسوس انداز میں اس نے وہاں کے لوگوں سے نعیم صاحب اور انکے گھر والوں کے بارے میں پوچھا تو ناقابلِ یقین خبر سننے کو ملی۔ اس خبر نے اسے کئی لمحوں کے لیے ہلا دیا تھا وہ وہیں دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔ یہ یقین کر لینا مشکل تھا کہ وہ فرشتہ صفت

نعیم صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے تھے۔تب اسے یاد آیا تھا کہ کیسے نعیم صاحب نے چار سال پہلے مستقیم کو مصیبت سے بچانا چاہا اور کیسے تب اسکے ساتھ کھڑے رہے تھے جب وہ جانتے تھے کہ مستقیم کا ساتھ نبھانا انکے بھائی کو انکے خلاف کردے گا۔اسے معلوم ہوا تھا کہ نعیم صاحب کے بعد انکی فیملی رشتے داروں کی طرف شفٹ ہو چکی تھی۔اس خبر نے اسے کئی دنوں تک ڈسٹرب رکھا تھا۔آنکھیں کھول کر اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین کی جانب دیکھا جو بجھ چکی تھی۔

"سائیکالوجیکل کانسلر زرش فرام لاہور!" زیرِلب دہرا کر وہ خاموش ہو گیا۔

وہ جسے محض انفیکشن اور اٹریکشن سمجھ کر پیچھے ہٹ گیا تھا، ترکی میں گزارے چار سالوں نے اسے بتادیا تھا کہ وہ جو بھی تھی، صرف اٹریکشن یا انفیکشن نہیں تھی۔اگر محض اٹریکشن ہوتی تو اب تک وہ کئی لڑکیوں کی اٹریکشن کا شکار ہو چکا ہوتا۔ سینکڑوں میں، ہزاروں میں، لاکھوں میں، کروڑوں میں ایک وہ ہی کیوں اسکے دل و دماغ پر نقش ہو گئی تھی؟

•••••••••••••••••••••••••

"ڈاکٹر شاہد آپ نے مجھے کلائنٹ کا نام غلط کیوں بتایا تھا؟" پچھلے پندرہ منٹوں سے وہ ڈاکٹر شاہد کے آفس میں بیٹھی انکا انتظار کر رہی تھی وہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوئے زرش نے تیزی سے سوال کیا۔

"ایک منٹ کیا ہو گیا ہے نہ سلام نہ دعا سیدھا سوال جواب اور کونسے کلائنٹ کا نام؟" نا سمجھی سے زرش کو دیکھتے ہوئے انہوں نے سوال کیا۔

"وہی جو آپکا رشتے دار ہے؟"

"کون عادل؟" ڈاکٹر شاہد پر سوچ انداز میں بولے تھے۔

"عادل نہیں مستقیم جبرائیل ہے اسکا نام۔" زرش زور دیتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں مستقیم تو کلائنٹ کا نام ہے۔" ڈاکٹر شاہد الجھ کر بولے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر عادل کون ہے جسکا نام آپ نے مجھے بتایا تھا؟" زرش بھی الجھ گئی تھی۔

"عادل تو میرا بھتیجا ہے۔ کراچی کے ضلع جنوبی کا ڈپٹی کمشنر ہے۔ ہمارے پورے خاندان کا سب سے لائق بچہ۔ ویسے شادی وادی نہیں ہوئی لڑکی ڈھونڈ رہے ہیں ابھی۔" زرش کے ماتھے پر شکنیں پڑی تھیں۔

"ڈاکٹر شاہد!" زرش نے انہیں ٹوکا تھا۔

"آپکے بھتیجے سے میرا کیا لینا دینا؟"

"مجھے لگا آپ میرے بھتیجے کا پوچھ رہی ہیں۔ ویسے ہیرا ہے میرا بھتیجا۔ آپ کہیں تو رشتہ لے کر آؤں آپ کے گھر اپنے بھتیجے کا۔ ہم بھی عرصہ سے اچھی پڑھی لکھی خاندانی لڑکی ڈھونڈ رہے ہیں۔ لیکن آج کل آئیڈیل رشتے ملتے ہی کہاں ہیں؟" زرش نے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔ ہر دوسرے دن وہ اسے رشتے کی آفر کرتے رہتے تھے کبھی ہسپتال میں نئے آئے ڈاکٹر کی طرف سے، کبھی کسی دوست کے بیٹے کی طرف سے، کبھی کسی اپنے پرانے طالب علم کی طرف سے، کبھی اپنے ہی بیٹے کی طرف سے اور آج بھتیجے کی طرف سے۔ انکا کہنا تھا کہ زرش ان کے لیے بیٹی جیسی ہے اس لیے ان کا فرض بنتا ہے اسکی عمر نکل جانے سے پہلے اس کے لیے اچھے آپشنز ڈھونڈنا۔ زرش کو کبھی کبھی انکی اس حرکت پر ہنسی آتی تھی اور کبھی غصہ۔

ان پر ایک خاموش نظر ڈال کر وہ آفس سے نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں کیاارادے ہیں آج کل کے بچوں کے بوڑھے ہوئے جارہے ہیں اور شادیوں کا تو کہتے ہیں نام ہی نہ لو۔ ہمارے زمانے میں حد انیس بیس سال کی عمر تک ضرور شادیاں ہو جاتی تھیں۔اب تیس تیس سال کے بڈھے کہتے ہیں ابھی ہم تیار نہیں، توبہ پتہ نہیں قبر میں ٹانگیں لٹکا کر انہوں نے تیار ہونا ہے۔"ڈاکٹر شاہد زرش کے پرپوزل کو سیریس نہ لینے پر منہ میں بڑبڑا رہے تھے۔اتنے میں انکا فون بج اٹھا۔

"ہیلو!"فون اٹینڈ کر کے انہوں نے کان سے لگایا۔

"اسلام علیکم! ڈاکٹر شاہد میں عادل کا دوست مستقیم جبرائیل،آپ نے جس سائیکالوجسٹ کے پاس مجھے ریفر کیا ہے، کیا میں ان کے بارے میں کچھ جان سکتا ہوں؟ جیسے وہ کہاں سے ہیں اور کب سے اس ہسپتال میں کام کر رہی ہیں۔"ڈاکٹر شاہد نے کان سے فون ہٹا کر فون کو گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام بچے بہت خوشی ہوئی کہ آپ ہم پر بھروسہ کر کے ہمارے پاس کانسلنگ کے لیے آئے لیکن بیٹا جی جس طرح ہمارے سائیکالوجسٹ کلائنٹس کا ڈیٹا ہر سچویشن میں کانفیڈنشیل رکھتے ہیں ویسے ہی یہاں کام کرنے والے ہر امپلائے کا ڈیٹا کانفیڈنشیل ہوتا

ہے۔اس کے علاوہ میں آپکی کوئی مدد کر سکوں تو بتائیں۔" انکی بات پر مستقیم خاموش ساہو گیا اسے اس لمحے واقعی اپنی دماغی حالت پر شک ہوا، بھلا وہ کیوں اپنے ڈاکٹر کا ڈیٹا اسے دیں گے؟

"نہیں سوری آپ کو ڈسٹرب کیا۔" مستقیم شرمندہ ساہو گیا۔

"ارے نہیں بچے میرے لیے آپ تو بالکل عادل جیسے ہو، کوئی بات نہیں۔اور بیٹا زرا عادل کو سمجھایا کرو کہ اب نخرے بند کرے اور شادی کر لے اس کے والدین بڑا پریشان رہتے ہیں بوڑھا ہوئے جارہا ہے۔"

"آں....جی ضرور" مستقیم تھوڑا جھجک کر بولا۔

"ویسے آپ کے کتنے بچے ہیں؟" ان کے اس سوال پر اسے جھٹکا لگا تھا۔

"جی؟....میری ابھی شادی نہیں ہوئی۔" ڈاکٹر شاہد نے ایک بار پھر فون کو کان سے ہٹا کر گھورا تھا۔

"لو جی یہاں تو آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے، کسی ایک کو کیا کہیں، ویسے کیا عمر ہے بیٹا جی آپکی؟"

"ام...ستائیس!" مستقیم انہیں فون کر کے پچھتایا تھا۔

"مجھے لگتا ہے آپ نے ہی عادل کو بھی بگاڑا ہوا ہے وہ چھبیس کا ہے، کیسے مان جائے شادی کو؟اسکا سینئیر جو چھڑا چھانٹ ہے؟"ڈاکٹر شاہد افسوس سے بولے تھے۔

"ویسے بیٹا جی کیا مسئلہ ہے گھر والے نہیں مان رہے یا کوئی لڑکی نہیں مان رہی؟آپ کہو تو میرے پاس اچھے اچھے رشتے ہیں؟"ڈاکٹر شاہد ہمدردی سے بولے تھے۔

"ڈاکٹر صاحب بہت بہت شکریہ جب کبھی ضرورت پڑی آپ سے ہی کہوں گا لیکن اس وقت تھوڑا مصروف ہوں بعد میں فون کروں گا۔" مستقیم نے تیزی سے انکی بات کاٹ کر کہا۔

"ہاں شاباش اپنے اس دوست کو بھی سمجھانا یوں ہی کوارہ مر گیا تو اسکی میت کو سہارا دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ بھئی آگے زمانہ خراب ہوتا جا رہا ہے کون پوچھتا ہے کسی غیر کو؟"

"جی جی اللہ حافظ!"

"ہاں اللہ حافظ میری بات پر غور کرنا۔"

"جی ضرور!" مستقیم نے فون بند کر کے شکر کا سانس لیا۔

"کیا واقعی یہ سینئر سائیکالوجسٹ تھے؟ سائیکالوجسٹ کا تو پتہ نہیں لیکن اچھے بھلے نارمل انسان کو پاگل کرنے کا ہنر ضرور رکھتے ہیں، دوبارہ کبھی فون نہیں کرنا نہیں۔" کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوا وہ ٹیبل سے کیز اٹھا کر آفس سے نکل گیا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

"اور رحمن کے حقیقی بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر عاجزی اور وقار سے"

عاجزی اور وقار سے چلنا کیسا ہوتا ہے؟ یعنی اپنے رب کے سامنے خود کو کمزور اور عاجز محسوس کرنا۔ چال ڈھال اور گفتگو سے عاجزی کا جھلکنا۔ جب خود سے کسی کمتر سے مخاطب ہونا یا کوئی معاملہ کرنا تو خود کو غرور سے بچانا۔

قرآن پڑھتے وقت اس کے پرکشش چہرے پر ایک عجیب سی سنجیدگی کا تاثر تھا۔ یہ تاثر اسکی شخصیت کا خاصہ تھا۔ کچھ لوگوں پر سنجیدگی سجتی ہے اس پر بھی سجتی تھی۔ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ ریلیکس سی بیٹھی کانوں میں ائیر پوڈز لگائے ایک طرف قرآن رکھے دوسری طرف نوٹس لے رہی تھی۔

'استاد نعمان علی خان'کا انگلش زبان میں لیکچر اسکے کانوں میں گونج رہا تھا۔

(These ayyahs describe a special group of people, Allah describe them as Ibad ur rehman.)

اس لیکچر میں سورۃ فرقان کی آخری آیات کا ذکر کیا جا رہا تھا۔وہ پر سکون سی سن رہی تھی۔

"عبادالرحمٰن...اللہ کے بندے!"اسکادماغ ایک سیکنڈ سے بھی پہلے ان لفظوں کا ترجمہ کر رہا تھا۔

"جو اللہ کو اپنا مالک مانتا ہے،اسے 'عبد' کہا جاتا ہے،عباد یا عبید اس کی جمع ہے. مگر یہاں اللہ نے لفظ "عباد" استعمال کیا ہے.

'عبید'اس ہر شخص کو کہتے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو نہیں لاتے.اس لفظ میں ہر کوئی شامل ہے. مگر 'عباد'، خاص لوگ ہوتے ہیں.

www.novelsclubb.com

تو ان آیات میں جن کا ذکر کیا گیا ہے وہ خاص لوگ ہیں. اللہ عزوجل کے بہت سے نام ہیں،اور اللہ نے یہاں عباد "الرحمٰن" استعمال کیا،جب اللہ کی محبت،اور رحمت انتہاء کی ہو،اور وہ فوراً مل جانے والی ہو،تب اللہ "الرحمن" استعمال کرتا ہے. سو اللہ کہتا ہے کہ

الرحمن کے خاص بندے، وہ جنہیں اللہ کی خاص رحمت فوراً نصیب ہوتی ہے."اس کے چہرے پر دھیمی مگر میٹھی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔آنکھوں میں تجسس بھی ابھرا تھا۔

ناجانے وہ عبادالرحمٰن تھی یا نہیں۔جانتی تھی کہ اگلی آیات میں کونسی صفات بیان کی جانی ہیں لیکن ناجانے قرآن میں ایسی کیا بات تھی کہ سو دفعہ پڑھی ہوئی چیز جب ایک سو ایک بار پڑھنے لگتی تو لگتا جیسے پہلی بار پڑھ رہی ہو۔

استاد نعمان نے یہ بات واضح کردی تھی کہ یہ ایک ہی گروپ کی تفصیلات نہیں ہیں، یہ دس گروہ ہیں دس خصوصیات کے ساتھ یعنی ضروری نہیں کہ کسی ایک انسان/ گروپ میں یہ سب خصوصیات موجود ہوں، کوئی ایک چیز بھی ان میں ہے تو وہ اللہ کے خاص بندوں میں سے ہیں.

www.novelsclubb.com

پہلی بار جب اس نے عابدالرحمٰن کی صفات پڑھی تھیں تو ڈر گئی تھی کیونکہ ان صفات میں کچھ ہی ایسی تھی جو اس میں پائی جاتی تھیں۔دل بہت مایوس ہوا تھا جان کر کہ وہ عباد الرحمٰن کی صف میں نہیں۔لیکن جب معلوم ہوا کہ عبادالرحمٰن میں شامل ہونے کے لیے

ان صفات میں سے ایک کا ہونا بھی کافی ہے تو دل پر سکون ہو گیا تھا،ایک دم سے اللہ پر بے شمار پیار آیا تھا۔

وہ کمرے میں بیٹھی قرآن نوٹس لے رہی تھی جب اسکے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجاؤ حدید دروازہ کھلا ہے!" رک کر اس نے کہا، پھر لیکچر بند کیا۔اندر کوئی نہیں آیا بس دروازہ ایک بار پھر بج اٹھا۔

"امل اندر آجاؤ، کچھ نہیں کہوں گی۔" حدید کے اندر نہ آنے پر اسے اندازہ ہو گیا کہ دروازے پر امل ہے کیونکہ اگر حدید ہوتا تو اندر آجاتا۔قرآن بند کرتے ہوئے اس نے پیار سے کہا۔کچھ دیر پہلے امل اس سے ناراض ہو کر نیچے گئی تھی،اب یہ اسکے نکھرے دکھانے کا انداز تھا۔

www.novelsclubb.com

دروازہ دوبارہ بجا تھا۔

"امل کیوں تنگ.... "قرآن المار ی میں رکھ کر دروازہ کھول کر وہ بولی تو سامنے کھڑے مسکراتے اوہان کو دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ایک لمحے صرف ایک لمحے کے لیے زرش کو اوہان میں اپنے بابا کی جھلک نظر آئی تھی۔

"کیسی ہے ہماری منی؟"اسے خود سے لگا کر اس نے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر لاڈ سے پوچھا تو زرش کی آنکھوں میں پانی بھر گیا۔آج کتنے عرصے بعد اسے اپنے بھی چھوٹے ہونے کا احساس ہوا تھا ورنہ اوہان کے بعد اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا خیال رکھتے رکھتے وہ بھول ہی گئی تھی کہ وہ بھی کبھی گھر میں چھوٹی تھی۔

"آپ کب آئے؟آپ نے تو عید کے بعد آنا تھا اور آنے سے پہلے بتایا بھی نہیں۔"اس سے الگ ہوتے ہوئے وہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"بتا دیتا تو اس تھیراپسٹ صاحبہ کی آنکھوں میں یہ خوشی کے آنسو کیسے دیکھتا؟"اسکے انداز پر زرش مسکرا دی تھی۔

"نیچے سب سے مل لیا؟"زرش کی بات پر اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"بس مائرہ اور آنی سے ملا ہوں۔" باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں ساتھ ہی نیچے کی جانب بڑھ گئے جہاں اوہان کی آؤ بھگت کے لیے سب تیار بیٹھے تھے۔

....

صوفے پر بیٹھی منہ بسورے وہ بیڈ پر چت لیٹے وجود کو تک رہی تھی تبھی دروازے پر آہٹ ہوئی تو اسکی تیوری چڑھ گئی۔

"جتنی مرضی منتیں کر لیں اس بار نہیں مانوں گی جب تک مجھے شاپنگ نہیں کرواتیں؟" برھمی سے دل میں عہد کیا تھا۔

کھنکھارنے کی آواز آئی تو وہ چونک کر پلٹی۔ غیر متوقع طور پر دروازے پر زرش کی بجائے اوہان تھا۔

"پورے گھر میں میں اپنی گڑیا کو ڈھونڈ رہا تھا اور میری گڑیا یہاں بیٹھی ہے؟" اسکے لاڈ سے کہنے پر امل کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ اسکے بازو پھیلانے پر وہ تیزی سے بھاگ کر اسکے سینے سے جا لگی اور رو دی۔ کتنے عرصے بعد آج محسوس ہوا تھا کہ اس دنیا میں امل کا بھی کوئی اپنا تھا۔

امل کا سر تھپتھپا کر اسے خاموش کرا کر وہ اس خاموش وجود کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ جھک کر اس وجود کا ماتھا چوم کر وہ وہیں قریب بیٹھ گیا۔

"اچھا ہوا آپ واپس آ گئے، اب جہاں آپ جائیں گے میں بھی وہیں آپ کے ساتھ جا کر رہوں گی، مجھے یہاں نہیں رہنا۔" وہ منہ بنا کر ناراضگی سے بولی تھی۔

"ارے کیا ہو گیا؟ لڑائی ہوئی ہے کسی سے؟" اس نے ہنس کر پوچھا تھا۔

"ہنسیں نہیں! میں بس آپ کے ساتھ رہوں گی مجھے اب مزید اور نہیں آپکی لاڈلی بہن کے ساتھ رہنا۔"

"رہنا تو ہمیں اپنی اس لاڈلی بہن کے ساتھ ہی پڑے گا کیونکہ میری ٹریننگ ختم ہو گئی اب میں یہیں جاب کروں گا اور یہیں رہوں گا۔ ویسے کیوں لڑائی ہوئی ہے میری لاڈلی بہن سے؟" اپنی مسکراہٹ روکتا وہ پوچھ رہا تھا۔

"آپکی لاڈلی بہن بہت کنجوس ہے، آپکو پتہ ہے کچھ دن پہلے میں نے ایک پینڈٹ کی فرمائش کی تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا۔ آج میں نے کہا مجھے ونڈو شاپنگ کرنی ہے تو کہتی کہ تمہارے پاس سب ہے پھر فضول خرچی کیوں کرنی، کچھ دن ٹھہر کر عید کی شاپنگ

کریں گے۔اب آپ بتائیں کیا بابا بھی ان کے ساتھ ایسا کرتے تھے؟میرے بابا کے سارے پیسے ختم کروا کراب اپنے پیسے آگئے ہیں تو ہر وقت فضول خرچی، فضول خرچی کرتی رہتی ہیں۔ہر وقت مجھے سمجھاتی رہتی ہیں کہ اللہ کو فضول خرچ لوگ پسند نہیں انہیں بھی تو کوئی بتائے کہ اللہ کو کنجوس لوگ پسند نہیں۔"اپنی مسکراہٹ روکے مصنوعی سنجیدگی سے وہ اسکے شکوے شکایات سن رہا تھا۔

"لیکن مائرہ تو بتا رہی تھی کہ آپ پچھلے تین مہینوں میں تین،چار مارکیٹ کے چکر لگا چکی ہو۔چھوٹی عید سے پہلے دو چکر اور تیسرا چکر دو ہفتے پہلے لگا آئی ہو۔کیا کرنا ہوتا ہے اتنی شاپنگ کا؟"

"اب میں بڑی ہو گئی ہوں،کالج کی سٹوڈنٹ ہوں،سو چیزیں ہوتی ہیں جو مجھے خریدنی ہوتی ہے لیکن نہیں زرش آپی کا تو پیسے خرچ کرنے کا دل ہی نہیں کرتا۔"اسکے جواب پر وہ ہنس دیا۔

"چلو کل میرے ساتھ چلنا جو لینا ہوا لے لینا میں نہیں روکوں گا۔"اوہان کی پیشکش پر وہ ایک دم کھل اٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں بہت ساری شاپنگ کروں گی، آپ روکیں گے نہیں۔" وہ فرمائشی انداز میں بولی تھی۔

"جو حکم!" سینے پر دائیاں ہاتھ رکھ کر سر خم کر کے وہ بولا تو وہ کھلکھلا دی۔

"اور حدید کو ساتھ نہیں لے کر جانا وہ زرش آپی کا بھائی ہے اور آپ میرے۔" اسکی بات وہ ہنسا تھا۔

"بالکل نہیں لے کر جائیں گے۔نہ حدید کو نہ زرش آپی کو۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"میں زوہا اور ملکہ کے لیے بھی شاپنگ کروں گی۔زرش آپی کے لیے بھی کوئی چھوٹی سے سستی سی چیز لے لیں گے لیکن حدید اور ازلان کے لیے کچھ بھی نہیں۔" اسکی فرمائشی لسٹ لمبی تھی۔اوہان مسکرا کر اسکی ہر بات پر سر ہلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ نے زرش آپی کو بھی ڈانٹنا ہے۔اور....."

یہ لسٹ واقعی ہی لمبی تھی۔

••••••••••••••••••••••••

وہ کمشنر آفس کے داخلی دروازے پر کھڑا اپنے عملے کے کسی رکن کو ہدایت دینے میں مصروف تھا جب وہاں کا ایک ملازم اس کے نام کا کوریئر اسے پکڑا گیا۔ کچھ حیران ہوتے ہوئے اس نے وہ لفافہ تھام لیا۔ بھلا کوئی کمشنر آفس اس کے نام کا کوریئر کیوں بھیجے گا؟

چیف کمیشنر کے ساتھ ڈویژن کے تمام ڈی سی اوز کی آج میٹنگ تھی۔ میٹنگ شروع ہونے میں بس کچھ ہی وقت باقی تھا۔ آفس میں آکر اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے اس نے وہ لفافہ سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ انویلپ کس چیز کا ہے؟" ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے عادل نے میز پر اس کے سامنے پڑے لفافے کو دیکھ کر سوال کیا۔

"پتہ نہیں ابھی آیا ہے، زرا کھول کر دیکھو کیا ہے اس میں۔" لیپ ٹاپ کھولے اس کے ساتھ ڈیٹا کیبل اٹیچ کرتے ہوئے وہ مصروف سے انداز میں بولا تھا۔

عادل نے لفافہ کھول کر اسکے اندر سے صفحہ نکال کر پڑھا اور کاغذ واپس لفافے میں ڈال دیا۔

"بھائی تیرا پریم پتر ہے خود ہی پڑھ۔" اسکی بات سمجھتے ہوئے مستقیم ہنس دیا۔

کچھ دیر بعد کانفرنس روم میں وہ چیف کمیشنر کو کسی پروجیکٹ کی بریفنگ پر اعتماد طریقے سے دے رہا تھا۔

تقریباً تین گھنٹے وہ میٹنگ چلی تھی۔ میٹنگ کے بعد ڈویژن کے باقی تمام ڈپٹی کمشنرز اور چیف کمیشنر سے مصافحہ کر کے وہ دونوں ایک ساتھ ہی کمشنر آفس سے نکلے تھے۔

"اب کہاں کا ارادہ ہے؟"

"آفس کا ارادہ ہے آج اس میٹنگ کی تیاریوں میں آفس گیا ہی نہیں۔" عادل کو اطلاع دیتے ہوئے وہ لفافہ کھول رہا تھا۔ اور اس لفافے میں وہ ہی تھا جسکی اسے توقع تھی۔

وہ پچھلے مہینے سے قبضہ مافیہ کے خلاف کاروائی کر رہا تھا۔ کچھ بااثر شخصیات نے حکومت کی ایریگیشن کی زمینوں پر غیر قانونی قبضہ کیا ہوا تھا۔ جب سے اس نے یہ کاروائی شروع کی تھی آج تیسری بار تھا کہ اسے دھمکی آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے مسلسل اسکے ان بیوی بچوں کے نام سے دھمکایا جا رہا تھا جو ازل سے وجود ہی نہیں رکھتے تھے۔ عادل انکی دھمکیوں پر ہنستا تھا مستقیم سے کہتا تھا دیکھ لو تم اتنے بوڑھے ہو گئے ہو کہ سب کو لگتا ہے کہ تم تین چار بچوں کے ابا ہو گے۔

"مستقیم جبرائیل تم نے ہماری زمینوں پر قبضہ کیا ہے اب تم اپنے بیوی بچوں پر پہرہ بٹھا لو۔" مستقیم اس بار بھی لفافے پر لکھی دھمکی پڑھ کر مسکرایا تھا۔ ڈسٹ بن کے قریب سے گزرتے ہوئے جیسے ہی اس نے لفافے سے اپنا نام پھاڑ کر پھینکنا چاہا تو ایک دم چونکا۔ اور تیزی سے دوبارہ لفافے کو کھول کر دیکھا۔ سورج کی روشنی لفافے پر پڑنے سے اس کے ایک کونے پر اسے لکھ کر مٹائے گئے کچھ الفاظ نظر آئے تھے۔

"کیا ہوا؟" مستقیم کو لفافے کو آنکھوں کے قریب لے جا کر دیکھتے ہوئے عادل نے پوچھا۔

"پیغام لفافے کے اندر نہیں بلکہ لفافے کے باہر ہے۔" عادل کی طرف دیکھ کر وہ بولا۔ عادل نے لفافہ پکڑ کر آنکھوں کے قریب لے جا کر دیکھا تو وہ لاہور کے کسی ٹاؤن کے گھر کا ایڈریس تھا۔

"مستقیم یہ مت کہنا کہ یہ اڈریس تمہارے گھر کا ہے؟" عادل چونک کر بولا تھا۔

"یہ میرے گھر کا ہی اڈریس ہے۔" مستقیم کے انکشاف پر عادل کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔ مستقیم کے چہرے پر بھی گہری پریشانی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا کرنا ہے پھر؟ یہ تو سیریئس معاملہ ہے۔انہیں تمہارے گھر کا اڈریس پتہ ہے وہ تمہارے خاندان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔" مستقیم گہری سوچ میں تھا۔

"کرنا کیا ہے ڈی ایس پی احمد سے ملتے ہیں اور میں کمشنر صاحب سے بھی بات کرتا ہوں سیکیورٹی کی۔" وہ دونوں پارکنگ ایریا سے واپس کمشنر آفس کی جانب پلٹ گئے تھے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

"جی ناظرین تو آپکو اہم خبر سے آگاہ کرتے چلیں بروز سوموار کراچی میں پکڑے جانے والے انسانی اسمگلرز گینگ کی آج عدالت میں پہلی پیشی۔عدالت میں ہوئی کاروائی جاننے کے لیے ہمارے ساتھ جڑے رہیں۔" بریک آنے پر مائرہ نے ٹی وی میوٹ کر دیا۔

"اللہ ایسے ظالموں پر اپنا قہر نازل کرے۔نا جانے کتنے معصوم لوگ ان کے کیے ظلم کا شکار ہوئے ہوں گے۔" نویرہ افسوس سے بولی تھی۔

"اللہ کرے ان گینگز کے سرغنہ کو پھانسی پر چڑھا دیں۔آپ کو میں نے بتایا تھا نہ سارہ پھوپھو کی بیٹی کے بارے میں اسے بھی ہیومن ٹریفکنگ گینگ نے اغواء کیا تھا وہ عرصہ

ہمارے پورے خاندان پر قیامت تھا۔"مائرہ کی بات پر خدیجہ بیگم نے افسوس سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"ایسے لوگوں کو آسانی سے سزا نہیں ملتی کچھ عرصہ جیل میں گزارتے ہیں اور پھر اپنے اثر ورسوخ سے آزاد۔ان کے پیچھے بڑے بڑے سیاستدانوں کے ہاتھ ہوتے ہیں۔"نویرہ افسوس سے بولی تھی۔

"بس اللہ ہی حفاظت کرے سب کی اور اللہ ایسے ظالموں کی رسی کھینچ لے۔"خدیجہ بیگم کی دعا پر نویرہ اور مائرہ نے آمین کہا تھا۔

"یہ بچے آئے کیوں نہیں اب تک؟"تین بجاتی گھڑی کو دیکھتے ہوئے نویرہ پریشانی سے بولی تھی۔

"میں بھی وہی دیکھ رہی ہوں اب تک تو آجاتے ہیں۔"مائرہ بھی پریشانی سے بولی تھی۔

"ہو سکتا ہے وین لیٹ ہو گئی ہو؟اوہان بیٹا یہ وین والے کا نمبر اسے فون ملا کر بچوں کا پتہ کرو۔کہاں رہ گئے ہیں؟"سیڑھیاں اترتے اوہان کو دیکھ کر خدیجہ بیگم نے وین والے کا نمبر ملا کر دیا۔

"اسلام علیکم ! جی میں جبرائیل صاحب کے گھر سے بات کر رہا ہوں۔ بچے نہیں پہنچے اب تک گھر۔" فون کان سے لگا کر وہ بولا تھا۔

"کس نے لیا بچوں کو پہلے ہی سکول سے ؟ ہم میں سے تو کسی نے نہیں لیا۔" اوہان کے تیزی سے کہنے پر سب پریشانی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

"جبرائیل صاحب نے ؟ لیکن اگر انہوں نے لیا ہوتا بچوں کو تو وہ ضرور گھر بتاتے اور وہ تو لاہور سے باہر گئے ہوئے ہیں۔" اوہان نے فون بند کر کے تیزی سے جبرائیل صاحب کا نمبر ملایا۔ مائرہ ایک دم سے گھبرا گئی اسے وہ دن یاد آ گیا جب آمنہ اغواء ہوئی تھی۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔ جبرائیل صاحب صبح سے زریب کے ساتھ قصور گئے ہوئے تھے۔ بچوں کے اب تک گھر نہ پہنچنے کا سن کر وہ تیزی سے سارے کام چھوڑ کر زریب کے ساتھ واپسی کے لیے چل دیے۔ مائرہ نے فوراً ابو بکر کو بھی فون کر دیا۔ اوہان اور خدیجہ بیگم بغیر وقت ضائع کیے سکول کے لیے نکل گئے۔

•••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

ابو بکر کو کچھ دیر پہلے ہی مستقیم کا فون آیا تھا،اس نے کہا تھا کہ اس نے لاہور کے ڈی آئی جی سے بات کی ہے وہ شام کو آئیں تو گھر کی سیکیورٹی کا انتظام کروالے۔ مستقیم کے فون سے وہ پریشان ہو گیا تھا۔ مستقیم کی جاب ہی ایسی تھی،ڈپٹی کمشنر کی جاب میں مداخلت نہ ہو یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔ابو بکر کو اس وقت مستقیم کی پریشانی تھی وہ سب سے دور ایک الگ شہر میں تنہا تھا،اسے مستقیم کی سیکیورٹی کی فکر ہوئی تھی۔ تبھی اسکا فون بجا تھا اور مائرہ کی بات نے تو جیسے اس کے قدموں تلے سے زمین ہی کھینچ لی تھی وہ تیزی سے گھر کی جانب بھاگا تھا۔گھر میں ایک قیامت کا سماں برپا تھا، تین گھنٹے مزید گزر گئے تھے لیکن بچوں کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔انکے سکول کے عملے کے مطابق انہیں لے جانے والے نے اپنا نام جبرائیل درج کروایا تھا۔زرش بھی اس خبر پر وقت سے پہلے گھر آگئی تھی۔اس وقت گھر کے تمام مرد حضرات اپنے مختلف ذرائع سے بچوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ابو بکر نے جیسے ہی یہ خبر مستقیم کو دی تو اس نے فوراً ڈی آئی جی پنجاب سے ملنے کا کہا۔گھر میں مائرہ اور نویرہ کا رو رو کر برا حال تھا۔خدیجہ بیگم نم آنکھوں سے دونوں کو تسلیاں دیتی سنبھال رہی تھیں۔

ملکہ بھاگ بھاگ کر روتی ہوئی سب چھوٹے موٹے کام کر رہی تھی۔

"اللہ سائیں اگر ہمارے شرارتی سکواڈ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا؟ مانا کہ امل مجھے زہر لگتی ہے پر اسکے بعد مجھے کورین ڈرامے کون دکھائے گا؟ مانا حدید اور ازلان میری انگریزی کا مزاق اڑاتے ہیں پر ان کے بعد مجھے باہر سے چیزیں کون لا کر دے گا؟ مانا زوہا مجھے بہت تنگ کرتی ہے لیکن اسکے بعد میرے سر پر نئے نئے ہیئر اسٹائلز کون بنائے گا؟ اللہ سائیں وہ سب چاہے جیسے بھی ہوں پر میں انکے بغیر کیسے رہوں گی؟"

وہ روتی ہوئی کچن میں کام کرتی بڑبڑا رہی تھی۔

زرش اپنے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے لاؤنج سے اٹھ گئی اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ پہلے زینے پر قدم رکھنے سے پہلے وہ کچھ سوچ کر پلٹی اور دائیں جانب والے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھولنے پر ایک گہری خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔

کئی لمحے وہ کمرے کی دہلیز پر کھڑی سامنے بیڈ پر لیٹے دنیا جہان سے بے خبر وجود کو تکتی رہی، یہاں تک کہ اس کے آنسوؤں میں تیزی آ گئی۔ آہستہ آہستہ اپنے بھاری قدموں کو اٹھاتی وہ انکے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ یہ پہچاننا مشکل تھا کہ سامنے موجود مشینوں میں جکڑا وجود اسکی ماں کا تھا۔

بال برائے نام ہی تھے، باقی سارے جھڑ چکے تھے۔ زرد چہرے پر آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور ہڈیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں۔ وہ دیکھنے سے پچاس کی بجائے ستر اسی سال کی خاتون دکھتی تھیں۔ انکے بوڑھے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر وہ عرصے بعد دل کھول کر روئی تھی۔ باپ کا سایہ اٹھ جانے اور ماں کے خاموش ہو جانے پر وہ بچے بکھر گئے تھے۔ وہ پانچوں اندر ہی اندر کہیں ٹوٹ بکھر گئے تھے۔

••••••••••••••••••••••••••

مستقیم کی چھٹی ابھی منظور نہیں ہوئی تھی۔ وہ اور عادل وہیں بیٹھ کر اپنے جتنے کانٹیکٹس استعمال کر سکتے تھے کر رہے تھے۔ اس نے لاہور ڈویژن کے چیف کمشنر سے بھی بات کر لی تھی وہ انکے ساتھ مکمل تعاون کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں اسکی چھٹی بھی منظور ہو گئی تو اس نے لاہور جانے کی تیاری شروع کر دی۔ عادل نے اسکی فلائٹ بک کروا دی تھی بہت کوششوں کے باوجود بھی اسے رات آٹھ بجے سے پہلے کی فلائٹ نہیں ملی تھی۔ تین سالوں بعد بالآخر آج وہ اپنے گھر لوٹ ہی رہا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

گاڑی دریا کے پل سے گزر رہی تھی جب ایک دم اسے بریک لگی تھی۔

پیسنجر سیٹ پر بیٹھی لڑکی جو چہرے پر کتاب الٹائے گہری نیند میں تھی ایک دم نیند سے جاگی، گہرا سانس لیتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی عورت کی جانب دیکھا تو اس نے کندھے اچکائے۔

"کونسی جگہ ہے یہ؟" کھڑکی سے باہر نظر آتے دور دور تک پھیلے دریا کو دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔

"دریائے راوی۔" گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے اس عورت نے جواب دیا تو اس لڑکی نے چونک کر دوبارہ اس دریا کو دیکھا تھا۔ اسی لمحے اسے کوئی آواز سنائی دی تھی۔ اور کسی کی آہٹ بھی محسوس ہوئی تھی۔ جیسے کوئی اسکے انتظار میں ہو۔ وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ گاڑی کا بونٹ کھولے کھڑی عورت کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ اس برج کی بیریئر وال کے قریب جا کھڑی ہوئی تھی۔

آگے کو ہو کر اس نے اس لڑکی کی جانب دیکھا جو برتج کے عین نیچے کی جانب پتھروں پر کھڑی سپاٹ نظروں سے پانی کو دیکھ رہی تھی۔کچھ دیر پہلے اسے اسی کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔

اس لڑکی کی آنکھوں میں پانی کو دیکھتے ہوئے کوئی خوف نہیں تھا۔

نا اس کی آنکھوں میں پانی کو دیکھ کر خوف ابھرا تھا۔

"اللہ مجھے بس آپ سے بس ان چند سوالوں کا جواب چاہیئے اگر خودکشی حرام ہے تو زندگی آسان کیوں نہیں؟" سپاٹ چہرے سے وہ اٹھتی بیٹھتی لہروں کو دیکھ رہی تھی۔

"اس دنیا میں غالب آپکے نافرمان اور ظالم بندے ہی کیوں ہیں؟"

"اس دنیا میں نقصان صرف اسی کا کیوں ہوتا ہے جو آپکے کہنے پر چلتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اس دنیا میں وہ لوگ کیوں باعزت ہیں جو دوسروں کو ذلیل کرتے ہیں؟"

"آپ سب کی دعائیں سنتے ہوئے ایک میری ہی دعا کیوں نہیں سنتے؟ اگر سنتے ہیں تو کیوں اسکے آثار نہیں دکھاتے؟"

"آج میں یہاں سے کود جاؤں گی بالکل اسی طرح جس طرح آپکی ایک اور بندی نے بے گناہ ہوتے ہوئے آپ سے مایوس ہو کر اپنی جان لے لی۔"

"پھر میں گنہگار ہوں گی اور جہنم میں جلوں گی، اگر جہنم کے ڈر سے ایسا نہ کیا تو بھی اس دنیا میں رہتے ہوئے آپکی نافرمانیاں کرتے ہوئے میں اتنی گمراہ ضرور ہو جاؤں گی کہ میرا اختتام جہنم پر ہی ہو گا۔"

"جنت میں جا کر کروں گی بھی کیا جب میرے اپنوں میں سے کوئی وہاں نہیں ہو گا؟" وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔ وہ وہاں اوپر سے اسکی سپاٹ آنکھوں میں درد دیکھ سکتی تھی۔ اسکے دماغ میں چلتے شکوے شکایات محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرائی تھی افسوس سے۔

"اللہ ایک آپ کو ہی اپنا سمجھا تھا بس اور آپ نے اپنانے سے ہی انکار کر دیا!"

اس لڑکی نے ایک آخری بار ناراضگی، حسرت اور دکھ سے آسمان کی جانب دیکھا تھا اور وہ کود گئی تھی۔

پانی میں آواز اور لہریں اٹھی تو برتج پر کھڑی لڑکی نے گہرے دکھ سے آنکھیں بند کی تھیں۔ گہرا سانس خارج کیا اور آنکھیں کھول دیں اور اس خالی پتھر کو دیکھا جہاں شاید کوئی موجود تھا اور پھر نظریں پھیر کر پانی کی لہروں کو دیکھا۔

"تمہارا اختتام تم نے خود چنا ہے امید ہے تمہیں افسوس نہیں ہو گا۔" گہرے افسوس سے کہتی وہ گاڑی تک پلٹ آئی۔ اور فرنٹ ڈوت کھول کر سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کتاب پھر سے چہرے پر الٹالی۔ اس بار اس نے کتاب سونے کے لیے بلکہ اپنے آنسوؤں کو چھپانے کے لیے رکھی تھی۔

زندگی سے ایسی ٹھوکر ملی

کہ بالآخر موت میں پناہ دکھی

جس موت میں اس کو پناہ ملی

وہ موت اسکی رسوائی تھی

جہاں حیات کو زمانے سے جفا ملی

چھوڑ کر دنیا، اس نے خدا سے بے وفائی کی

www.novelsclubb.com

چناخود اندھیرا، اور خود ہی گمراہی چنی

شکوہ زندگی سے رکھ کر وہ موت سے جاملی

(جاری ہے۔۔۔)

www.novelsclubb.com